یا اللہ مدد　　لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ　　حق چار یار

اکابرین دیوبند بالخصوص شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ
کے افکار و نظریات کا بے باک ترجمان

مجلہ صفدر

46　دسمبر 2014ء / صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

بفیضان
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین نور اللہ مرقدہ

بیاد
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ

مجلہ صفدر کے 4 سال

مظہریہ دار المطالعہ
0312 4612774　0334-4612774
khadim.khan4@yahoo.com

مدح صحابہ ودفاع صحابہ کا علمبردار......سہ ماہی

النجوم

شمارہ نمبر۲......محرم الحرام تا ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

فی شمارہ:25......زر سالانہ:100 روپے

بیاد: امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ
عبدالشکور لکھنوی فاروقی رحمہ اللہ تعالیٰ
بدعا: وکیل صحابہ حضرت مولانا محمد نافع مدظلہم العالی

زیر سرپرستی

شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن سومرو مدظلہ العالی

فہرست

حصہ نظم

مدح صحابہ اکیڈمی لاہور: 0307-5687800

تازہ (محرم تا ربیع الاول ۳۶ھ کا) **شمارہ منظر عام پر آچکا ھے۔**

وفیات

حضرت خلیفہ عبدالقیوم صاحبؒ......مولانا عاشق الٰہیؒ کی اہلیہ محترمہؒ......مولانا عمران [کراچی] کے چچا محترمؒ تلمیذ مدنیؒ مولانا اسماعیل مدنیؒ [انڈیا] ......محترم سید اسرار بخاری صاحب کی اہلیہ محترمہؒ [لاہور] ......جناب قاری منیر احمد ثمن کی والدہ محترمہؒ ......محترم جناب رضوان نفیس صاحب کی والدہ محترمہؒ

قارئین سے جملہ مرحومین کی مغفرت کاملہ اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

اکابرین دیوبند، بالخصوص شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی
کے افکار ونظریات کا بے باک ترجمان

مجلّہ صفدر

ترتیب

صفدر کے 4 سال

مجلّہ صفدر کی چار جلدوں میں تقریباً ۳۲۱/مضامین ومقالات اور منظوم کلام شائع ہوئے۔ جن میں سے ۳۰/ اصلاحی، ۵۵/سوانحی، ۱۳/حالات حاضرہ پر، ۱۶/تعارفی، ۱۹/ منظوم کلام، ۱۴/ملفوظاتی اور ۱۱/متفرق مضامین شامل ہیں۔ ردِ فرق باطلہ کے باب میں ۶/مضامین قادیانیت، ۱۱/رافضیت، ۱۵/مودودیت، ۱۱/مماتیت، ۳/یزیدیت، ۱۳/بریلویت، ۵۵/ غیر مقلدیت اور ۲۸/عمارخانیت کے بارے میں شائع ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ ۲۱/مضامین مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کے طرزِ عمل اور پالیسی سے متعلق بھی ہیں۔ [اداریہ]

برائے ترسیلِ زر، اجراءِ رسالہ وخط وکتابت
مولانا احسن خدامی صاحب، مکان نمبر 4، گلی نمبر 82
محمود سٹریٹ، محلّہ سردار پورہ، اچھرہ، لاہور

فی شمارہ: 25......زرسالانہ: 300 روپے

پیام صفدر

مجلّہ 'صفدر' کے 4 سال......ملکی حالات......مولانا جمشید رحمہ اللہ

نحمده ونصلي علی رسوله الکریم. أمابعد!

برادرانِ اہل السنۃ والجماعۃ!

مرشدنا ومولانا شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا حبیب الرحمٰن سومرو مدظلہم، وکیل احناف حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم، ترجمانِ دیوبند حضرت مولانا نور محمد تونسوی مدظلہم، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی جمیل الرحمٰن مدظلہم، یادگارِ اسلاف حضرت مولانا محمد حسن مدظلہم اور دیگر بہت سے اکابر جن میں سے بعض کے اسماء گرامی پہلے صفحہ پر درج ہیں، ان سب کی سرپرستی، نگرانی، دعاؤں اور توجہات کی بدولت مجلّہ ''صفدر'' اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ ع اللہ کرے زورِ سفر اور زیادہ!

مجلّہ کے اِس سفر میں بہت سے مخلص اکابر واَحباب کا تعاون شامل حال رہتا ہے، تب جا کر اِس کی اشاعت ممکن ہوتی ہے۔ برادرم مولانا احمد طاہر اختر صاحب کمپوزنگ، محترم ومکرم جناب ماسٹر منظور حسین صاحب پروف ریڈنگ، محترم مولانا جمیل الرحمٰن عباسی صاحب نظر ثانی، محترم ومکرم مولانا عبدالرزاق خان صاحب طباعت اور محترم جناب بھائی عبدالغفور صاحب ترسیل کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ اور برادرِ مکرم مولانا احسن خدامی صاحب اِن تمام امور میں بھرپور معاونت کے ساتھ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیگر بہت سے احباب مختلف پہلوؤں سے معاونت کرتے رہتے ہیں۔ مولانا مفتی رب نواز صاحب، مولانا سید زین العابدین، محترم جناب انیس صاحب، برادرم عدیل عمران صاحب، جناب حافظ اسامہ مکی صاحب، مولانا عبدالرحیم چاریاری صاحب اور نجانے کتنے ہی مخلص اکابر واحباب ہیں جو بےلوث خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور اِن سب کے اخلاص کی بدولت ہی مجلّہ زندہ وتابندہ ہے، اِنہی کے دم قدم اور تعاون سے مجلّہ کی تمام بہاریں قائم اور رونقیں برقرار ہیں۔ **فجزاهم الله أحسن الجزاء**

مجلّہ کی چار جلدوں میں تقریباً ۳۲۱/ مضامین ومقالات اور منظوم کلام شائع ہوئے۔ جن میں سے ۳۰/ اصلاحی، ۵۵/ سوانحی، ۱۳/ حالات حاضرہ پر، ۱۶/ تعارفی، ۱۹/ منظوم کلام، ۱۴/ ملفوظاتی اور ۱۱/ متفرق مضامین شامل ہیں۔ ردِفرق باطلہ کے باب میں ۶/ مضامین قادیانیت، ۱۱/ رافضیت، ۱۵/ مودودیت، ۱۱/ مماتیت، ۳/ یزیدیت، ۱۳/ بریلویت، ۵۵/ غیر مقلدیت اور ۲۸/ عمارخانیت کے بارے میں شائع ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ ۲۱/ مضامین مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کے طرزِ عمل اور پالیسی سے متعلق بھی ہیں۔

یاد رہے کہ اس گنتی میں قسط وار سلسلوں کے ہر مضمون اور ہر قسط کو مستقل مضمون شمار کیا گیا ہے۔ اگر ان کو الگ الگ شمار نہ کیا جائے تو پھر مضامین کی کل تعداد ۳۲۱/ کی بجائے تقریباً ۲۳۳/ بنتی ہے۔

یہ تمام تعداد خصوصی اشاعتوں اور ''خاص گوشوں'' کے مضامین کے علاوہ ہے۔ خصوصی اشاعتوں میں......۶۷۸ر صفحات کے ''شیخ المشائخ نمبر''......۳۰۲ر صفحات کے ''شیخ الحدیث نمبر''......۶۷۲ر صفحات کے ''دین پوری نمبر''...... کے مضامین سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور تقریباً سب ہی ''سوانحی'' ہیں۔ جبکہ خاص گوشوں کے ''علامہ علی شیر حیدری رحمہ اللہ پر ۹......مولانا قاری خبیب احمد عمر رحمہ اللہ پر ۴......حضرت مولانا سید صفی اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ پر ایک......اور مولانا سید اصلح حسینی رحمہ اللہ پر ۱۱ر مضامین اِن کے علاوہ ہیں۔ یہ سب بھی ''سوانح'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ گویا مجلّہ صفدر میں سب سے غالب پہلو اکابر اہلِ سنت کی ''سوانح'' کا اور دوسرے نمبر پر ''احقاق حق اور ابطالِ باطل'' کا ہے۔

مختصر خصوصی اشاعتوں میں [۱] ''نظریہ پاکستان اور ایاز امیر'' اور [۲] ''عمار ناصر کی گمراہی اور مولانا راشدی مدظلہم کی پالیسی'' شامل ہیں۔ اول الذکر میں ایک مفصل مضمون اور موخر الذکر میں ۸ر مضامین ہیں۔ علاوہ ازیں ایک گوشۂ ''تقریب ختم بخاری'' کے بیانات واحوال سے متعلق ہے۔ اس میں کل ۵ر مضامین اور ایک نظم ہے۔ گویا اب تک کل ۵ر خصوصی نمبر اور ۵ر ہی خاص گوشے شائع ہوئے۔ **فللہ الحمد**

اِس اجمالی تعارف سے ایک مختصر سا خاکہ ہمارے سامنے آ گیا ہے، جس سے ہمیں یہ سمجھنے اور غور کرنے میں مدد ملے گی کہ کون سا پہلو ایسا ہے جو ضروری ہے اور اُس کی طرف ہماری توجہ نہیں، کون سا فتنہ اِس وقت زوروں پر ہے اور ہم اُس کے تعاقب سے غافل ہیں، اہلِ سنت کے عقائد وافکار پر کس جانب سے دشمن حملہ آور ہیں اور وہ گوشہ ہم سے مخفی ہے......لیکن یہ دیکھنا صرف ہمارا کام نہیں، ہمارے تمام قارئین اِس سلسلہ میں ہماری معاونت فرمائیں گے تو ان شاء اللہ اُن تمام پہلوؤں کی طرف بھرپور توجہ دی جائے گی جن کی اِس وقت امت مسلمہ، بالخصوص مسلمانانِ پاکستان اور علی الاخص ''سنی عوام'' کو ضرورت ہے۔ ہم قارئینِ صفدر سے عرض گزار ہیں اور پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ۱۔ صفدر کے بارے میں اپنے حقیقی تاثرات سے آگاہ فرمائیں، ۲۔ اِس کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کریں، ۳۔ اِس کی بہتری کی تجاویز اور مشورے دیں، ۴۔ اِس کے ساتھ قلمی تعاون فرمائیں، ۵۔ اِس میں موجود اکابر اہل سنت کے فکر وعمل کے مطابق اپنے عقائد وافکار اور اعمال واخلاق کو ڈھالیں، ۶۔ اِسے زیادہ سے زیادہ سنی عوام تک پہنچانے کی کوشش کریں، ۷۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں اِسے یاد رکھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

والسلام......آپ کے تاثرات، تجاویز اور مشوروں کا شدت سے منتظر......حمزہ احسانی [مدیر: مجلّہ صفدر]

ایرانی دہشت گردی:

ایٹمی پاکستان کی سرحدوں پر انڈیا اور افغانستان کی طویل عرصے سے جاری دراندازیوں کے بعد اب ایران نے بھی اس عضوِ ضعیف پر اپنی چوہدراہٹ کا نزلہ گرانا شروع کر دیا ہے اور گذشتہ دنوں ایرانی

فورسز نے پاکستانی حدود میں داخل ہوکر نہ صرف پاکستانی بارڈر فورسز پر فائرنگ کر کے ایک پاکستانی فوجی کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا ہے، بلکہ ایک پاکستانی گاؤں میں گھس کر اس کے باشندوں کو تشدد اور مار پیٹ کا نشانہ بنا کر اس ''پاک ایران محبت و دوستی'' کا بھی اظہار کیا ہے جس کے ترانے ایران کو اپنا قبلہ و کعبہ سمجھنے والے ایک مخصوص فرقے کے کچھ لوگ ہر وقت گاتے رہتے ہیں۔

سابق صدر اور ڈکٹیٹر جنرل پرویز کی اسلام دشمنی اور کفار کی غلامی والی پالیسیوں کے نتائج ہم مسلسل بھگت رہے ہیں اور نجانے کب تک بھگتتے رہیں گے۔ یہود و نصاریٰ پر اعتماد کر کے اپنے بھائیوں کے خلاف ان کی جنگ میں کود پڑنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ داخلی طور پر ہم لوگ کمزور ہونے کے باعث اپنی حیثیت کھو چکے ہیں اور انڈیا اور افغانستان مسلسل ہماری سرحدوں پر حملے کر کے ہمارے فوجیوں اور عوام کو ہلاک کرتے رہتے ہیں، چین بھی سنکیانگ میں حریت پسند مسلمانوں کی علیحدگی کی تحریک کے ڈانڈے وزیرستان سے جوڑ کر ہماری شمالی سرحد پر مسلسل دباؤ بڑھا رہا ہے۔ جبکہ ایران جو پہلے بھی کئی مرتبہ ہمارے سرحدی علاقوں پر راکٹ حملے کر کے ''خیرسگالی'' کا مظاہرہ کر چکا ہے، اس مرتبہ مزید کھل کر اپنی ''محبت'' کا اظہار کر رہا ہے، ہمارے ادارے حسبِ معمول ''جوابی کاروائی کر کے دشمن کی توپوں کو خاموش کر دیا'' قسم کے رٹے رٹائے بیانات قوم کو سنا کر اسے سلائے رکھنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اللہ جل شانہ ہی ہماری حالت پر رحم فرمائیں۔

حضرت مولانا جمشید صاحب کا انتقال:

تبلیغی جماعت کے بزرگ راہنما، حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے مسترشد اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ کے شاگرد، مدرسہ عربیہ رائے ونڈ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا جمشید صاحب اس دارِ فانی کو چھوڑ کر دارِ حقیقی کی طرف روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یقیناً ہر شخص نے اپنے وقت پر اس فانی دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے لیکن کامیاب شخص وہ ہے جو اپنی زندگی میں زندگی کے مقصد کو پورا کر کے جائے اور پیچھے والوں کے لیے اس کی زندگی اسوۂ حسنہ ہو، یقیناً حضرت رحمہ اللہ ایسے ہی چند گنے چنے لوگوں میں سے ایک تھے اور ان کی زندگی ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ حضرت مفتی عبدالواحد صاحب دامت برکاتھم کے ادارہ سے جاری ہونے والے رسالہ ''دارالتقویٰ'' نے حضرت رحمہ اللہ کی سوانح پر ایک خاص نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجلّہ صفدر ان احباب کو اس فیصلے پر مبارک باد پیش کرتا ہے، ان کی کامیابی کے لیے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے، اور اپنے قارئین سے بھی ان حضرات سے تعاون اور خاص دعا کی استدعا کرتا ہے۔

جامعہ مدنیہ جدید پر پھر پولیس کا چھاپہ:

گذشتہ کسی شمارے میں مدارس پر پولیس کے ظالمانہ چھاپوں اور متکبرانہ اور فرعونی رویے کے

خلاف ایک احتجاجی مضمون لکھا گیا تھا، اپنے اسی فرعونی ونمرودی طرزِ عمل کو جاری رکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر ریاستی اداروں نے جامعہ مدنیہ جدید پر چھاپہ مارا اور اپنے فرعونی ذوق کی تسکین کرتے ہوئے مدرسہ کے ملازمین کو شدید زدوکوب اور زخمی بھی کیا ہے۔ انگریز کے پروردہ اِن اداروں کا اپنے آقا انگریز کا سکھایا ہوا اہل دین کی تحقیر وتذلیل کا یہ رویہ نیا نہیں ہے بلکہ پاکستان بننے سے لے کر اب تک اس کے مختلف مظاہر ہم مسلسل دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ انگریز کب کا یہاں سے جا بھی چکا مگر ان نسلی غلاموں نے اس کو اپنا آقا ومولا اور اپنے وطن کے باشندوں کو جانور، بلکہ جانوروں سے بھی بدتر سمجھنے کی اپنی سوچ ابھی تک نہیں بدلی۔ وطن عزیز کے غافل اور اپنی کرسی کے نشے میں بدمست حکمرانوں سے گذارش ہے کہ خدارا اب غفلت کی روئی اپنے کانوں سے نکال کر اپنے بے لگام اداروں کو لگام دیں اور اہل وطن کو جبر وتشدد اور مار پیٹ سے ہراساں کر کے فرعونی طریقے سے حکومت چلانے کی بجائے عفو ودرگذر اور نرمی کو اپنا شعار بنائیں کہ ساٹھ سال سے ان کی مہربانیوں کا شکار یہ زخم زخم قوم اب کسی مزید ظلم وتشدد کی متحمل نہیں ہے۔ احسن خدامی

مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملہ:

پاکستان میں علمائے کرام پر قاتلانہ حملوں اور اُن کے ناحق خون کا جو سلسلہ کئی عشروں سے جاری ہے، اس کے روک تھام کے لیے کسی بھی حکومت نے سنجیدہ کوششیں نہیں کیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس جارحیت میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ حال ہی میں گزشتہ ماہ کی ۲۳ / تاریخ کو کوئٹہ میں امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی گاڑی کے بالکل قریب انتہائی خطرناک بارُود پھٹا، اس دھماکہ سے مولانا کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور بازار میں ہر طرف تباہی پھیل گئی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہوتی تو بہت کچھ ہوجاتا۔ اللہ کی قدرت کہ مولانا اور اُن کے تمام رفقاء بالکل محفوظ رہے۔ فالحمدللہ۔

آج سے تین برس قبل بھی اِسی نوعیت کے منصوبہ بند حملوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے مولانا کو بال بال بچالیا تھا اور اُن کے بدخواہوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ بڑی اور بیرونی قوتیں اِس حملہ کی منصوبہ ساز ہیں۔ جب تک تمام حملوں کے ذمہ داروں کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا نہ دی جائے، حکومتِ وقت پر بھی اِس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومتی عملداری کا ثبوت دیتے ہوئے حکمران اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ بصورت دیگر مستعفی ہوجائیں۔ ہماری دعا ہے کہ بدامنی کے اِس عالمی طوفان میں اللہ تعالیٰ اہل حق کی راہنمائی بھی فرمائے اور حفاظت بھی۔ [تلخیص اداریہ انوارِ مدینہ، نومبر ۲۰۱۴ء]

☆......☆......☆......☆

مولانا مفتی رب نواز، احمد پور

مجلّہ صفدر پر ایک نظر

امام اہل سنت، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالاتِ زندگی میں ''صفدر'' نسبت کی وجہ تسمیہ یہ بتائی گئی ہے کہ وہ کلاس میں صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو استاذِ محترم نے انہیں ''صفدر'' کہا۔ صفدر کا معنیٰ ''صفوں کو چیرنے والا'' ہے۔ زمانہ گواہ ہے کہ وہ گمراہ و باطل لوگوں کے خلاف ''صفدر'' ثابت ہوئے کہ وہ باطل کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے سے آگے نکل گئے۔ پھر انہی کی یاد میں ایک مجلّہ جاری ہوا تو اس کا نام بھی اسی حسنِ ظنی کی بناء پر ''صفدر'' رکھا گیا کہ یہ تحریر کی صورت میں باطل کی صفوں کو چیرنے والا ثابت ہوگا۔ اور واقعۃً وہ مجلّہ اپنے نام کی طرح باطل کی صفوں کو چیرتا ہوا آج اپنی عمر کے چار سال پورے کر چکا ہے۔ ذیل میں ہم اسی ''صفدر'' کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ افراط وتفریط سے بچا کر صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مدیرِ مجلّہ کے بارے میں:

مجلّہ کے مدیر حضرت مولانا حمزہ احسانی صاحب ہیں جو ماشاء اللہ کم عمر ہونے کے باوجود بہت ہی متحرک ہیں، ان کے تحرک کا عالم یہ ہے کہ جس رسالہ کو اُن کی خدمات حاصل ہوں اُس رسالہ کا کام مضبوطی اور تیزی سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے اُن کی نگرانی میں جتنے خاص نمبر شائع ہوئے، المصطفیٰ بہاول پور کے ''امام اہل سنت نمبر'' سے لے کر مجلّہ ''صفدر'' کے متعدد خاص نمبرات تک، وہ بہت ہی مختصر وقت میں نمایاں خوبیوں کے ساتھ منظر عام پہ آئے ہیں۔

اسی طرح جن اہلِ رسالہ کو ان کا تعاون حاصل ہوا انہیں بہت ہی حوصلہ ملا۔ چند ماہ پہلے لاہور سے سہ ماہی ''النجوم'' کا آغاز ہوا تو اس کی مجلس ادارت کے اہم رکن حضرت مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ نے مولانا حمزہ احسانی حفظہ اللہ کے تعاون کو بنیادی حیثیت قرار دیا۔ چنانچہ وہ پہلے شمارے میں لکھتے ہیں:

> ''میں نے اس سلسلے میں مختلف اہلِ علم وقلم سے مشورہ کرنے کا سوچا اور بالخصوص برادر مکرم مولانا سرفراز حسن خان حمزہ صاحب سے مشاورت ضروری سمجھی کہ اس سلسلہ میں ظاہری اسباب میں حمزہ بھائی کا کردار ہی بنیادی حیثیت رکھتا ہے، چنانچہ حمزہ بھائی نے اس کام کی ذمہ داری نبھانے پر بخوشی آمادگی ظاہر کر دی اور اس کے نتیجے میں یہ رسالہ موجودہ صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے''۔ [ص:۳]

مدیر صاحب کی ادارتی یا رسالہ کے حوالے سے جن خوبیوں کو ہم نے پایا ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

☆......مکمل مضمون پڑھنا: مدیر صاحب مضامین کو پڑھ کر ہی شامل کرتے ہیں وہ محض مضمون کے عنوان کو خوشنما دیکھ کر یا مضمون نگار کی شخصیت پر اعتماد کرنے کی بجائے مضمون کے مندرجات کو پڑھنے کے بعد ہی اشاعت کا فیصلہ کرتے ہیں تاکہ کوئی بات غیر معتبر، کمزور اور اکابر کے مسلک سے متصادم شائع نہ ہو۔

خود میری آپ بیتی ہے کہ انہیں میرے مضمون میں اگر کوئی بات کھٹکتی ہے تو وہ مجھ سے اس بارے ضرور رابطہ کیا کرتے ہیں۔

آج کل مضمون نگار اپنے مضامین کمپوز کرا کے ای میل کے ذریعے بھیج دیتے ہیں مجلّہ کے مدیر حضرات کے ذہن میں ہوتا ہے کہ یہ مضمون کمپوز شدہ بلکہ تصحیح شدہ ہے اور عنوان بھی خوشنما ہوتا ہے، اس لیے بعض مدیر صاحبان پڑھے بغیر یا سرسری نگاہ سے دیکھنے کے بعد شامل اشاعت کر دیتے ہیں، مگر صفدر کے مدیر ''ای میل'' والے مضامین کو بھی جب تک مکمل پڑھتے نہیں تب تک اسے شاملِ اشاعت نہیں کرتے۔

☆...... بروقت رسالہ نکالنا: مجلّہ صفدر کے مدیر صاحب کی ایک قابلِ قدر خوبی یہ ہے کہ ہر ماہ بروقت رسالہ نکالتے ہیں، بلکہ کبھی وقت سے ہفتہ پہلے بھی آ جاتا ہے۔ مضمون نگاروں سے رابطہ، انہیں یاد دہانی کرانا اور مضامین وصول کرنا وغیرہ تمام امور کو انتہائی ذمہ دارانہ طور پر ادا کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ میں نے بہت سے اضافی مضامین اپنے پاس جمع رکھے ہوتے ہیں، اگر کسی شمارہ میں مضمون کم پڑ جائیں تو نئے مضامین کا انتظار کیے بغیر اپنے پاس سے جمع شدہ مضامین سے منتخب کر کے رسالہ پورا کر کے پریس بھیج دیتا ہوں تاکہ رسالہ بروقت تیار ہو سکے۔

اُن کے اِس طرزِ عمل سے مضمون نگاروں کو بھی فکر پیدا ہوئی کہ مضمون جلدی لکھنا چاہیے، ورنہ مدیر صاحب ہمارے مضمون کا انتظار کیے بغیر رسالہ پریس بھیج دیں گے۔ ایک دفعہ میرا مضمون بھی اِسی اُصول کی زد میں آ کر شائع ہونے سے رہ گیا کہ وہ بروقت نہ بھیجا جا سکا تھا، مگر مجھے اس پر ملال نہ ہوا بلکہ میں نے مدیر صاحب کے اِس طرزِ عمل کی اپنے دوستوں میں تعریف کی کہ وہ اچھا کرتے ہیں، ورنہ ایک مضمون کا انتظار سینکڑوں قارئین کو انتظار کی تشویش کو مبتلا کر دے گا کہ انہیں بروقت رسالہ نہ ملنے کی صورت میں ذہنی تکلیف ہو گی۔

چونکہ انہیں بروقت رسالہ نکالنے کی فکر رہتی ہے اِس لیے وہ فرمایا کرتے ہیں مضمون انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ تک پہنچ جانا چاہیے۔ جو مضمون اُس کے بعد پہنچتا ہے وہ اشاعت سے رہ جاتا ہے یا پھر اُس کی کماحقہ تصحیح / پروف ریڈنگ نہیں ہو سکتی۔

☆......وجہ تاخیر بتانا: مدیر صاحب کی اگرچہ بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ رسالہ وقت پر شائع ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں آجائے اور وہ ماشاءاللہ اِس میں کامیاب بھی جارہے ہیں مگر کبھی کسی خارجی عذر رمجبوری کی وجہ سے رسالہ دیر سے منظرِ عام پر آئے تو اگلے شمارے میں اِس پر معذرت بھی کرتے ہیں، مجلّہ صفدر کا شمارہ نمبر ۸ تاخیر سے منظر عام پر آیا تو اگلے رسالہ میں ''وجہ تاخیر'' کے عنوان سے درج ذیل اعلان شائع ہوا:

''گذشتہ ماہ کا شمارہ بروقت تیار ہو چکا تھا، جس صبح جن صاحب سے وصول کرنا تھا اتفاقاً اسی دن وہ صاحب ''ڈینگی بخار'' کا شکار ہو گئے، جس کی بناء پر وہ شمارہ قارئین کی خدمت میں بروقت نہ پہنچ سکا۔ اس مریض کی مکمل صحت یابی کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے''۔[ش:۹،ص:۵۷]

☆......ردوبدل سے گریز کرنا: مدیر صاحب کا ایک اور طرز عمل بھی ہمیں پسند آیا کہ وہ مضمون میں کسی جگہ معمولی سی تبدیلی بھی کرنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیتے ہیں، ورنہ بہت سے مدیر حضرات ایسے بھی ہیں جو اپنی صواب دید پر مضامین میں ترمیم کر دیتے ہیں اور بعض وہ مہربان بھی ہیں جو اس قدر ترمیم کر دیتے ہیں کہ مضمون کا اصل حُلیہ بھی بگڑ جاتا ہے، مگر مجلّہ صفدر کے مدیر اس حوالہ سے ہمیں ممتاز نظر آئے ہیں۔ بعض مرتبہ وہ میرے کسی مضمون میں ہلکی سی ایک دو لفظوں کی تبدیلی کرنا چاہتے تو مجھ سے رابطہ کرتے، حالانکہ وہ مقام تبدیلی کا حق بھی رکھتا ہوتا ہے اور تبدیلی بھی معمولی، اتنی معمولی کہ میں محسوس کرتا کہ بھلا اس کے پوچھنے کی بھی ضرورت تھی؟ مثلاً شبہات اور جوابات کے سلسلہ میں کسی عدد کی غلطی کہ شبہ نمبر۳ کے بعد شبہ نمبر۴ کی بجائے شبہ نمبر۵ لکھا گیا ہو تو پوچھ لینا کہ شبہ نمبر۵ کی بجائے شبہ نمبر۴ لکھ دوں؟

اسی طرح سوال نمبر۴ کے ذیل میں جواب کا نمبر غلطی سے ۴ کی بجائے کوئی اور ہندسہ لگ جائے تو سوال کے نمبر کو اور آس پاس کی عبارت کو دیکھ کر خود تصحیح کر لی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر مدیر صاحب اس تبدیلی پر بھی اجازت لیتے ہیں یہ ان کی طرف سے جہاں مضمون نگاروں کو اہمیت دینا ہے وہاں یہ ان کی دیانت کا کمال بھی ہے۔ (یہ طرزِ عمل صرف مستقل مضامین نگار اور اکابر کے مضامین کے ساتھ ہے۔[خادم حمزہ])

☆......حسد سے پاک ہونا: اس دنیا میں زندگی گزارنے والے حساس لوگ جانتے ہیں کہ ایک دکاندار کو دوسرے دکاندار، ایک فیکٹری والے کو دوسرے فیکٹری والے، ایک زمیندار کو دوسرے زمیندار سے عموماً حسد ہو ہی جایا کرتا ہے۔ اسی طرح رسالہ والے بعض احباب کو بھی دوسرے بعض رسالہ والوں سے حسد ہو جانا بعید نہیں ہے مگر ہم نے الحمدللہ مجلّہ صفدر کے مدیر کو حسد سے پاک پایا ہے وہ دوسرے رسالہ والوں سے نہ صرف یہ کہ حسد نہیں رکھتے بلکہ ان سے تعاون بھی کرتے ہیں، ان کے تعاون کی کئی صورتیں ہیں، مثلاً: دوسرے رسالہ والوں کو مضمون کی ضرورت ہو تو اپنے کمپوز شدہ مضمون ای میل کر دیتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے رسالوں کے اشتہار بھی اپنے رسالہ میں بغیر کسی مالی معاونت کے دے دیتے ہیں، مجلّہ صفدر میں مختلف رسائل مجلّہ تسکین الصدور بہاولپور وغیرہ کی شہرت کے لیے ان کی فہرست کے عنوانات لگا دیتے ہیں۔ہم نے احمد پور شرقیہ سے مجلّہ ''الفتحیہ'' جاری کیا تو مجلّہ صفدر اشاعتِ خاص بیاد حضرت مولانا عبدالمجید دین پوری میں ہمارے مجلّہ کا اشتہار لگا دیا۔جزاھم اللہ أحسن الجزاء

☆......جاندار تبصرہ کرنا: مدیر صاحب کے تبصرے بھی جاندار ہوتے ہیں، ''جاندار'' وہی تبصرہ کہلاتا ہے جو کتاب کو مکمل پڑھ کر کیا جائے اور خوشامد اور تنقیص والی سوچ سے بے نیاز ہوکر اپنے تاثرات کا اظہار کیا جائے۔ہم نے اپنے مجلّہ ''الفتحیہ'' کے سات شمارے انہیں دیئے تو انہوں نے ماشاءاللہ انہیں پڑھا اور چھوٹی سے چھوٹی باتوں کو بھی تبصرہ میں لے آئے، مثلاً: ''فلاں عالم کے ساتھ یہ اعزازی لقب مبالغہ معلوم ہوتا ہے، فلاں بزرگ کے نام کے شروع میں نہ حضرت مولانا اور نہ ہی آخر میں رحمہ اللہ وغیرہ ہے۔''

الغرض ان کے تبصرہ کو پڑھ کر معلوم ہوا کہ انہوں نے گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا، حتی کہ ہر ہر صفحہ میں نیچے دیئے گئے اقوال زریں کو پڑھا اور مجلّہ کی خوبیوں اور خامیوں کی خوب نقاب کشائی کی۔ورنہ عام تبصرہ نگار تو سرسری نظر دیکھ کر یا فہرست ملاحظہ کر کے اور اگر کتاب پر تبصرہ ہو تو ایک دو تقاریظ یا پیش لفظ پڑھ کر تبصرہ لکھ دیتے ہیں، جبکہ یہ چیزیں تبصرہ میں خانہ پُری کا کام تو دے سکتی ہیں مگر ان پر انحصار کر کے جاندار تبصرہ نہیں کیا جا سکتا۔

☆......مدیر صاحب کی اور بھی متعدد خوبیاں ہیں، مثلا: جگہ بچ رہی ہو تو اکابر کی کتابوں کے اشتہار لگا دیتے ہیں اور اگر کسی شمارہ میں کوئی بات غلط درج ہو جائے تو اعلانِ تصحیح یا اعلانِ رجوع لگانے میں عار محسوس نہیں کرتے، اسی طرح خوشی پانے والے لوگوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جبکہ غم میں مبتلا لوگوں کے ساتھ اظہار ہمدردی اور فوت شدگان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل کرنا وغیرہ بھی ان کے افعال محمودہ میں سے ہے۔

مجلّہ صفدر ایک نظر میں:

☆......پاکستان بھر میں بہت سے رسالے ہر ماہ شائع ہوتے ہیں مگر ہر باطل کے خلاف لکھنا کسی کسی کو نصیب ہے، ''صفدر'' اُن رسائل میں شامل ہے جو کسی مصلحت یا دباؤ کا شکار نہیں ہوتے۔''صفدر'' نے ہر قسم کے باطل کی صفوں کو چیرا ہے اور ہر گمراہ فرقہ کا تعاقب کیا ہے، خواہ شیعہ ہو یا مرزائی، بریلوی ہو یا غیر مقلد، مماتی ہو یا خارجی، یزیدی ہو یا غامدی۔(یا غامدی کی شاخ ناصری۔)

مجلّہ صفدر کے شمارہ جات اس پر گواہ ہیں کہ صفدر میں ان سب کے خلاف دلائل کی قوت کے ساتھ لکھا جاتا رہا ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ جو اختلافی مگر ضروری اور مفید مضامین کسی مصلحت کی وجہ سے عام رسائل و مجلّات میں شائع نہ ہو سکیں تو مجلّہ صفدر ایسے مضامین کو خوشی سے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔

☆......مجلّہ صفدر کے ٹائٹل پر ''بفیضان قائد اہلِ سنت وکیلِ صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین نور اللہ مرقدہٗ'' لکھا ہوتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کا طرزِ عمل یہ تھا کہ اگر کوئی ''اپنا'' بھی راہِ اعتدال سے ہٹ رہا ہوتا تو قاضی صاحب کا قلم حرکت میں آجاتا تھا۔ وہ ''شخصیات'' پر ہمیشہ ''مسلک'' کو ترجیح دیتے تھے، مجلّہ صفدر میں بھی جہاں دوسروں کے خلاف مضامین ہوتے ہیں وہاں اُن لوگوں کی بھی کافی خاطر تواضع کی گئی ہوتی ہے جو دیوبندی لباس میں ملبوس ہو کر راہِ اعتدال سے ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ گویا یہ مجلّہ بیگانوں سے ٹکرایا اور اس نے اپنوں کو بھی سمجھایا، اس لیے بیگانوں کے ساتھ اپنے بھی کسی قدر نالاں ہیں ؎

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

☆...... یہ مجلّہ کبھی کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوا۔ ہر حال میں اکابر علمائے دیوبند کا ترجمان رہا ہے۔ اس کے پہلے ہی شمارہ میں یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ:

''یہ مجلّہ اپنے قارئین سے اس بات کا عہد کرتا ہے کہ جب تک یہ جاری رہے گا، اپنے اسلاف کے نقشِ قدم سے نہ ہٹے گا اور جس روز خدانخواستہ ایسی نوبت آئی تو اسی روز اسے بند کر دیا جائے گا، یعنی ان شاء اللہ العزیز اس مجلّہ میں قارئین کی، اکابرین کے مسلک کے خلاف ذہن سازی نہیں کی جائے گی''۔ [ص: ۳۴]

مجلّہ کے مدیر صاحب اکابر کے مسلک کے خلاف کسی بات کو شائع نہیں ہونے دیتے۔ ایک بار میرے مضمون کی بھی ایک بات زد میں آگئی تو فرمایا: آپ نے فلاں بات جو لکھی ہے اس میں اکابر علمائے دیوبند کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے تو یہی لگتا ہے کہ اُن کی رائے بھی وہی ہے جو میں نے لکھی ہے، فرمایا: ''میرے خیال میں اکابر علمائے دیوبند کی یہ رائے نہیں ہے۔'' اور ایک بزرگ کا حوالہ دیا۔ میں نے عرض کیا: اچھا! تحقیق کرتے ہیں، فرمایا: اتنا وقت نہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ اس بات کو فی الحال حذف کر دیں۔ ہم بھی آپ کی سوچ سے متفق ہیں کہ کوئی بات اکابر کے موقف کے خلاف شائع نہیں ہونی چاہیے۔

مجھے اُن کے اِس طرزِ عمل سے خوشی ہوئی کہ ماشاء اللہ وہ اکابر کی ترجمانی اور پاسداری میں کس قدر کھرے اور حساس ثابت ہو رہے ہیں کہ بیس / پچیس باتوں میں سے انہیں ایک ہی بات اگر اکابر کے خلاف معلوم ہوئی ہے تو وہ اس پہ بھی چونک اُٹھے ہیں۔

☆......رسالہ کے مدیر حضرات جانتے ہیں کہ کسی رسالہ کا خاص نمبر شائع کرنا کس قدر مشکل کام ہے، متعدد رسالے والے اپنے رسالوں میں کسی شخصیت پر خاص نمبر چھاپنے کا اعلان شائع کرتے رہتے ہیں، مگر اشاعتِ خاص کا اہتمام نہیں کر پاتے، پوچھنے پر بتاتے ہیں کہ: جی! کیا کریں مضامین ہی وصول نہیں ہوئے۔ مگر مجلّہ صفدر کی انفرادیت ہے کہ اس کا پہلا شمارہ ہی (حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ

کی یاد میں) خاص نمبر شائع ہوا جو ساڑھے آٹھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، اس اشاعت کو ملک بھر کے مختلف حضرات نے شان دار خراجِ تحسین پیش کیا۔ فی الحال ہمارے سامنے محمد عمر عثمانی صاحب حفظہ اللہ کا تبصرہ ہے انہوں نے منجملہ باتوں میں ایک بات یہ بھی لکھی کہ:

''مجلّہ ''صفدر'' کی پہلی اشاعت ہی کیا کمال ہے ......نقش اولین کیا خوب ہے ......نقش ثانی کیا ہوگا......؟؟؟؟'' [مجلّہ صفدر شمارہ نمبر ۷، ٹائٹل ۲]

اشاعتِ خاص کے لیے مضامین کی وصولی اگرچہ بڑا مشکل مرحلہ ہے، مگر اللہ کے فضل سے مجلّہ صفدر کے مدیر مولانا حمزہ صاحب مضامین وصول کر ہی لیتے ہیں، اسے خاندانی اثر ورسوخ کا نتیجہ کہیں، طبیعت کی چستی وتحرک سے تعبیر کریں یا ان کی کرامت کا نام دیں۔ بہر حال یہ بات مسلم ہے کہ انہیں مضامین وصول کرنے کا ڈھنگ آتا ہے، اس لیے انہوں نے جتنے بھی خاص نمبر شائع کیے ہیں وہ بہت ہی مختصر عرصے میں بھرپور مواد کے ساتھ شائع کیے ہیں۔

اشاعتِ خاص کے سلسلہ میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ چار سالہ عمر میں جتنے خاص نمبر اس مجلّہ کی انتظامیہ نے شائع کیے اتنے کسی اور نے شائع نہ کیے ہوں گے، بالخصوص اپنی ابتدائی چار سالہ زندگی میں تو یقیناً کسی مجلّہ کی اس قدر خاص اشاعتیں نہیں ہیں۔

مجلّہ صفدر کی اشاعتِ خاص ہو یا عام رسالہ، اس کے بروقت منظر عام پر آنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ مدیر صاحب خود کمپوزنگ اور سیٹنگ جانتے ہیں اور تیز رفتاری سے رسالہ کمپوز اور ساتھ ساتھ اس کی سیٹنگ کرتے جاتے ہیں، صاف ظاہر ہے کہ کمپوزنگ اور سیٹنگ کے سلسلہ میں خود کفیل ہونا بہت بڑی سہولت ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اکثر خاص اشاعتیں مدیر صاحب نے اپنے طالب علمی دور میں شائع کی ہیں۔ ان کی یہ کاوشیں جہاں قابلِ داد ہیں وہاں حیرت وتعجب کا باعث بھی ہیں کہ انہوں نے اپنی پڑھائی میں کمزوری نہیں آنے دی، امتحانات میں نمایاں بلکہ امتیازی نمبر لے کر پاس ہوتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے، آمین۔ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔

تجاویز اور آراء:

☆......مجلّہ صفدر میں قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کے مضمون یا اُن کی تقریر کے اقتباس کو شائع کیا جاتا ہے مگر اُن کے نام کے بجائے صرف ''قائد اہل سنتؒ'' لکھا ہوتا ہے۔ اُن کی جماعت سے وابستہ یا اُن سے زیادہ مانوس اور قریبی حضرات تو جانتے ہوں گے کہ ''قائد اہلِ سنت'' سے مراد قاضی صاحبؒ ہیں، لیکن ملک بھر میں بہت سے علماء وعوام اِس سے واقف نہیں، لہٰذا ''قائد اہلِ سنت'' کے ساتھ ساتھ حضرت کا نام

مبارک لکھا جائے تو نہ صرف قارئین کی الجھن ختم ہوجائے گی بلکہ حضرت قاضی صاحبؒ کی شخصیت پہچان لینے کے بعد اُن کے مضمون کو اُنہی کے قلم کا شاہکار سمجھتے ہوئے دلچسپی سے پڑھیں گے، ان شاء اللہ۔

☆......کسی رسالے کے معیاری اور دلچسپ ہونے میں ''نظمیں'' خاص اہمیت رکھتی ہیں، مگر ایک دو نظمیں اِس ضرورت کو پورا کر سکتی ہیں۔ اِس سے زائد نظمیں یا متعدد صفحات پر مشتمل قصیدہ نما نظموں کی ضرورت نہیں۔

☆......مجلّہ میں قوم کو نئی نئی معلومات دینی چاہییں، لہٰذا جو کتابیں عرصہ دراز سے شائع ہو چکی ہیں، اُن کتابوں کو قسط وار شائع کرنا یا وہاں سے پورا مضمون نقل کر کے شائع کر دینا ان لوگوں کی پیاس نہیں بجھا سکتا جن کے پاس وہ کتاب پہلے سے موجود ہے۔ مدیر صاحب شائع شدہ کتابوں سے مضمون رسالہ میں شامل اس وجہ سے کرتے ہوں گے کہ حالات کے پیشِ نظر ان کی ضرورت ہوگی یا جن لوگوں کے پاس وہ کتاب نہیں وہ مجلّہ صفدر میں شائع شدہ مضمون پڑھ لیں۔

ایک اور (تیسری) وجہ جسے میرا ذہن قبول کرتا ہے وہ یہ ہے کہ مدیر صاحب ایک پختہ عزم کیے ہوئے ہیں رسالہ بروقت قارئین تک پہنچے، مگر ایسے ہوجاتا ہے کہ وقت پر احباب کے مضامین موصول نہیں ہو پاتے، اس لیے مدیر صاحب کتابوں سے مضمون نقل کر کے یا کسی اخبار سے مضمون لے کر رسالہ میں شامل کر کے پریس بھجوا دیتے ہیں۔ اگر مضمون نگار حضرات ہمت کر کے وقت سے پہلے اپنے اپنے مضمون بھجوا دیں تو مدیر صاحب کو کسی کتاب و اخبار سے مضمون لینے کی ضرورت نہ رہے گی۔

☆......مجلّہ صفدر میں وقتاً فوقتاً سب فرقوں کے متعلق تحقیقی و تنقیدی مضامین ہوتے ہیں مگر ہر ہر شمارہ میں سب فرقوں کے متعلق تسلسل کے ساتھ مضامین نہیں ہوتے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ ہر شمارہ میں بریلویت، غیر مقلدیت، مماتیت، شیعیت اور غامدیت وغیرہ کے حوالہ سے مضامین رسالہ کی زینت بننے چاہیں۔ اس سے نہ صرف قارئین کو مختلف فرقوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی بلکہ رسالہ کے خریدار بڑھیں گے، کیونکہ اس صورت میں ہر صاحبِ ذوق کو اپنے ذوق کی چیز پڑھنے کو ملے گی۔

ہم نے اپنی مذکورہ رائے اگرچہ مدیر صاحب کو پیش کی ہے، مگر اس رائے کو عملی جامہ پہنانے میں زیادہ تر مضمون نگاروں کی محنت و کاوش ہی کام آئے گی کہ وہ مختلف فرقوں میں سے جس کے متعلق خاطر خواہ مطالعہ رکھتے ہوں اپنے اپنے مطالعہ کو مجلّہ صفدر کے حوالہ کر دیں۔ اس طرح قارئین کو مختلف فرقوں کے متعلق معلومات افزا ذخیرہ مل سکے گا، ورنہ صاف ظاہر ہے کہ صرف مدیر صاحب اکیلے تو سب فرقوں کے متعلق نہ لکھ سکیں گے، بالخصوص جبکہ ان کی تعلیمی مصروفیات بھی ساتھ ساتھ ہیں۔

☆......ہر ماہ کی مناسبت سے مضامین کا انتخاب ہونا چاہیے، مثلاً: رمضان کے شمارہ میں روزہ، تراویح،

اعتکاف، شب قدر وغیرہ، اسی طرح ذوالحجہ میں قربانی، حج، ذوالحجہ کے احکام وغیرہ کے حوالے سے مضامین ہونے چاہییں، مگر یاد رہے کہ یہاں بھی مضمون نگاروں کی توجہ درکار ہے کہ وہ مہینہ کی مناسبت سے مضمون ارسال کیا کریں۔(اور کم از کم ایک ماہ قبل ارسال کیا کریں۔[مدیر])

☆......مجلّہ کے ہر صفحہ کے آخر میں ''اقوال زریں'' میں سے ایک ایک قول آجائے تو اچھا رہے گا۔ اقوال زریں فی الفور دستیاب نہ ہوں تو نیٹ سے بھی لیے جاسکتے ہیں۔

☆......مضمون نگار کے نام کے ساتھ اگر اس کے شہر کا نام آجائے تو یہ تعارف میں معاون ہوگا اور کسی ہم نام سے التباس بھی نہ ہوگا، یعنی ایک ہی نام کے متعدد اہلِ قلم کے درمیان شہری نسبت، امتیازی علامت کا کام دے گی، ان شاء اللہ۔

کلماتِ تشکر:

میں عرصہ دراز سے مجلّہ صفدر کی انتظامیہ کا تحریری طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا۔ اتنے میں مجلّہ صفدر کی چار سالہ اشاعتِ خاص کا وقت قریب آپہنچا تو دل میں خیال آیا کہ کلماتِ تشکر بھی لکھ دوں گا۔ اگرچہ یہ میری دیرینہ خواہش کی تکمیل ہے، مگر مضمون میں اسے آخر میں جگہ مل رہی ہے۔ بہرحال عرض یہ ہے کہ بندہ نے غیر مقلدوں کے مشہور مصنف زبیر علی زئی صاحب کی تردید میں مجلّہ صفدر میں لکھنا شروع کیا تو یہ سلسلہ طویل ہوتا چلا گیا اور ''زبیر علی زئی کا تعاقب'' عنوان سے قسط وار مضمون شائع ہوتا رہا، چوبیس قسطوں میں اڑھائی سو سے زائد صفحات شائع ہوچکے ہیں، مگر ابھی تک سفر جاری ہے، نہ بندہ نے حوصلہ ہارا ہے اور نہ ہی مجلّہ صفدر کی انتظامیہ اکتائی ہے۔

مجلّہ کی انتظامیہ نے فراخ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے میرے اس مضمون کو باقاعدگی سے شائع کرنے کا اہتمام کیا اور پھر مدیر، مجلّہ صفدر زبیر علی زئی صاحب کو بھیجتے رہے، تبادلہ میں ان کا ماہنامہ ''الحدیث'' بھی آتا ہے جس کے شمارے وہ مجھے عنایت فرمادیتے ہیں، بلکہ مدیر صاحب نے فرمایا: آپ اپنا ایڈریس دیں ہم آپ کے نام ماہنامہ ''الحدیث'' جاری کرادیتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ جب بعض حضرات نے مدیر صاحب کو بندہ کے بارے میں رائے دی کہ ''زبیر علی زئی کا تعاقب'' کے علاوہ ان سے ایک اور مضمون بھی لکھوایا کریں تو انہوں نے مزید نوازش کرتے ہوئے مجھ سے اس کی فرمائش بھی کردی۔ حالانکہ میرا پہلا قسط وار مضمون کافی صفحات کو گھیر رہا تھا، پھر بھی انہوں نے مزید صفحات میرے لیے مختص کردیئے۔ میں مدیر صاحب اور مجلّہ صفدر کی پوری انتظامیہ کا اس احسان پر شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیارت حرمین اور سعادتِ دارین نصیب فرمائے، آمین۔☆☆

مولانا محمد صدیق قریشی [مدیر معاون: مجلّہ المصطفیٰ، بہاول پور]

مجلّہ ''صفدر''......مشعلِ راہِ ایمان

مسلمان اس وقت تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہے ہیں۔معیشت ہو یا معاشرت، عسکری میدان ہو یا نظامِ تعلیم، باطل ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے در پے ہے۔اسلام کے خلاف جاری اس جنگ میں خاص طور پر جو ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے وہ ہے میڈیا......یعنی ذرائع ابلاغ......کسی سیاستدان کو مقبولیت دلانی ہو یا کسی نظریہ کو پروان چڑھانا ہو......کسی ملالہ کو سر کا تاج بنانا ہو یا کسی مولوی کو انتقام کی کوٹھڑی میں بٹھانا ہو......میڈیا کی بدولت سب کچھ ممکن ہے۔ان حالات میں ایسے ذرائع ابلاغ کی اشد ضرورت ہے جو ایک طرف اسلامی تہذیب وتمدن سے معاشرے کو روشناس کرائیں اور دوسری طرف باطل کے تربیت یافتہ گمراہ مبلغوں کی فکری یلغار کا بھرپور جواب دیں۔

میڈیا کے دجل کی بدولت حق اور باطل میں ایسا اختلاط ہو چکا ہے کہ ایک مسلمان کے لیے ایمان کی پونجی بچانا سب سے مشکل کام بن چکا ہے۔ایسے میں مجلّہ ''صفدر'' ایک مشعل کا کام دیتا ہے۔جو ایک طرف مشائخ کی سوانح حیات پر خصوصی شمارہ جات نکال کر ایمان ویقین کی راہیں دکھاتا ہے، مردہ قلوب میں نئی زندگی پھونکتا ہے اور ملحدانہ چکاچوند کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ فراہم کرتا ہے۔تو دوسری طرف جدت کا لبادہ اوڑھے قدیم قذاقوں کی کھوج لگا کر ایمان کی کشتی کو الحاد کے بھنور میں گھرنے سے بچاتا ہے، الفاظ کے جادوگروں کا بھید کھولتا ہے اور رہبر کے روپ میں چھپے راہزنوں کا پراہن چاک کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حمزہ بھائی اور ان کے رفقاء کو جن کی شبانہ روز محنت کی بدولت مجلّہ ''صفدر'' نے بہت ہی کم وقت میں کامیابی کی بڑی بڑی منازل طے کر لی ہیں۔مگر یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔اللہ تعالیٰ حمزہ بھائی اور ان کے رفقاء کے ایمان کی اور جان ومال کی حفاظت فرمائے اور ان حضرات کو، حضرت امام اہل سنتؒ اور حضرت قائد اہل سنتؒ کے مشن کو مزید آگے لے جانے کی ہمت عطاء فرمائے۔آمین والسلام......محمد صدیق قریشی......۶/محرم الحرام ۱۴۳۶ھ جمعۃ المبارک

حمزہ احسانی

مجلّہ 'صفدر' کی چار جلدیں......ایک نظر میں!

......ایک جائزہ......

جلد (۱)......اگست ۲۰۱۰ء تا دسمبر ۲۰۱۱ء: (شمارہ نمبر ۱......تا......۱۰)

شیخ المشائخ نمبر:

اکابر دیو بند کے افکار کے اس ''بے باک'' ترجمان نے بغیر کسی تیاری اور منصوبہ بندی کے اگست ۲۰۱۰ء میں محض ایک اللہ والے کے حکم پر ''شیخ المشائخ نمبر'' سے اپنا سفر شروع کیا۔ جس کی روداد یوں ہے:

''قائد تحریک ختم نبوت، شیخ المشائخ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرتِ آیات کے تیسرے دن جب احقر تھکے قدم اور شکستہ دل لیے واپس اپنے مادر علمی دار العلوم مدنیہ بہاولپور پہنچا تو اگلے روز استاذِ مکرم حضرت مولانا علی اصغر شاہ مدظلہ العالی [استاذ الحدیث: دار العلوم مدنیہ بہاولپور] نے فرمایا کہ: حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر اپنے ادارہ ''مدرسہ حیات النبی'' یا ''حق چار یارؓ اکیڈمی'' کی طرف سے ایک عدد خصوصی نمبر کی اشاعت کا اہتمام کرو! راقم نے عرض کیا کہ

[۱] راقم کو حضرت کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔

[۲] یہ کام میرے لیے باعث سعادت تو ضرور ہے لیکن راقم اس قابل نہیں کہ حضرت شیخ المشائخ رحمہ اللہ کی سوانح مرتب کر سکے۔

[۳] حضرت کی سرپرستی میں بے شمار رسائل چل رہے تھے، وہ خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کریں گے، خصوصاً ''لولاک'' اور ''ختم نبوت'' والے، اور شاید ''الجمعیۃ'' اور ''نقیب ختم نبوت'' والے بھی کریں۔

[۴] پچھلے سال حضرت اقدس دادا جان رحمہ اللہ پر جو نمبر ترتیب دیا تھا اس میں میرے مضمون پر کافی حضرات برہم ہوئے۔ حالانکہ اکابرین بالخصوص امام اہل سنتؒ کے مسلک کی وضاحت ہی تو تھی۔ اور پھر وہ مضمون حضرت جلالپوری شہید رحمہ اللہ اور مولانا عبد القدوس قارن مدظلہ وغیرہما کی نظر ثانی کے بعد طبع ہوا تھا۔ پھر بھی بہت سے حضرات ناراض ہوئے۔ اب پھر (حق گوئی پر) احباب ناراض ہوں گے۔!! اس لیے بندہ کو اس سے معذور سمجھیں۔ مگر استاذِ محترم نے حکماً فرمایا کہ ''نہیں! تم ضرور کرو، اللہ خیر کرے گا، کچھ نہیں ہوگا۔'' احقر خاموش ہو گیا اور عرض کیا کہ حضرتؒ کے صاحبزادہ اور جانشین مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ سے اجازت لے لوں پھر کام شروع کروں گا۔

بندہ نے حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کرنے سے قبل اپنے محبوب، محسن و مشفق استاذِ گرامی حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن ضیاء صاحب مدظلہ العالی سے مشورہ کے لیے ان کو خط لکھا، کہ: ''ایک طرف یہ مسائل اربعہ ہیں دوسری طرف استاذِ محترم کا حکم ہے، اب کیا کروں؟'' استاذِ محترم نے میرا خط مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت مولانا خواجہ خلیل صاحب مدظلہم نے بندہ کے نام مکتوب لکھا جو درج ذیل ہے:

مکرمی جناب سرفراز حسن خان حمزہ سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ جناب قاری عبدالرحمٰن ضیاء صاحب آپ کا مکتوب لے کر آئے تھے۔ یہ تو آپ کی حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عقیدت ہے۔ آپ یہ کام احسن انداز میں سرانجام دے سکتے ہیں۔ لہٰذا فقیر کی طرف سے بخوشی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو قبول فرماویں۔ آمین والسلام......فقیر خلیل احمد عفی عنہ......خانقاہ سراجیہ......۲ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

یہ مکتوب راقم کو ملا، استاذِ مکرم حضرت شاہ صاحب کو دکھایا، بہت خوش ہوئے، دعا دی اور فرمایا کہ: ''اب تو تسلی ہوگئی ہے! اب کام شروع کرو! بزرگوں کی دعا بھی مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت فضل فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔''

یوں مجلّہ صفدر کی ابتدا ہوئی۔ دیگر اکابر کے مشورے اور دعاؤں کے بعد بنام خدا پہلے شمارے کی تیاری شروع کر دی گئی، چند اکابر کے دعائیہ کلمات درج کیے جاتے ہیں:

مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ محمد عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ

عزیزی مولوی عمر فاروق تونسوی سلمہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ آپ کوئی رسالہ شروع فرما رہے ہیں، بہت دل خوش ہوا، آپ بزرگوں کی اولاد اور نشانی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی سے نوازے، اسے خوب پھیلائے، عام کرے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

آپ کی عمر، علم، عمل اور صحت و تقویٰ میں برکت عطا فرمائے۔ اپنے بزرگوں (نانا اور دادا) کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور انہی کی مثل دین کی خدمت آپ سے لے، آپ ان کے حقیقی جانشین ثابت ہوں۔ بندہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہم

عزیزی سرفراز حسن خان حمزہ سلمہ اللہ تعالیٰ، عافانی وایاہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط کے ذریعے معلوم ہوکر باعث مسرت ہوا کہ آپ مدرسہ حیات النبی گجرات سے

حضرت امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ، قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ اور دیگر اکابرین اہل حق کی یاد میں ''صفدر'' کے نام سے ایک مجلّہ شروع کر رہے ہیں، میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رسالہ کو اہل السنۃ والجماعۃ (علماء دیوبند) کے افکار ونظریات کا ترجمان بنا کر اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے قبولیت عامہ نصیب کرے، آپ کے قلم میں برکت عطا کرے، اور آپ کو ہمیشہ اپنے اکابرین کے نقش قدم پر مضبوطی سے قائم رہنے اور ان کے عقائد وافکار کی اشاعت وحفاظت اور ان کے مشن کو تادم آخر جاری وساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

یہ معلوم ہو کر مزید خوشی ہوئی کہ مجلّہ ''صفدر'' کا پہلا شمارہ ہی ''شیخ المشائخ نمبر'' ہوگا۔ ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کام سمیت ہر نیک کام میں آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

استاذِ مکرم، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہم

ہمیں مسرت ہے اور ہم اس پر اللہ رب العزت کے شکر گزار ہیں کہ حضرت رحمہ اللہ کی سوانح، حالات وواقعات ترتیب دے کر اُن کے مریدین ومتوسلین سمیت جملہ امت مسلمہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت ''دارالعلوم مدنیہ'' بہاولپور کے ایک طالب علم عزیزی سرفراز حسن خان حمزہ سلمہ اللہ حاصل کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مرتب سمیت ہم سب کے لیے اسے نافع بنائے اور ہمیں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سمیت جملہ اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام عمر دین کی خدمت کی توفیق سے نوازے۔ آمین

سیدنا ومرشدنا شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمٰن سومرو مدظلہم

یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ حضرت الشیخ (حضرت اقدس، امام اہل سنت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر) نور اللہ مرقدہٗ کے نام نامی سے منسوب ''ایک جریدہ [مجلّہ ''صفدر''] شروع کر رہے ہیں، میری دلی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے کامیابی سے ہمکنار فرمائے، اور برکت سے نوازے۔ آپ کے قلم میں خوب خوب برکت دے، اور آپ کے قلم کو اہل حق کی زبان وترجمان بنائے۔ آپ ہمیشہ حق کی صدا بلند کرتے رہیں۔ بلکہ اگر دیگر رسائل ماہنامہ حق چاریار وغیرہ آپ کے مضامین شائع کریں تو گاہے بگاہے ان میں بھی مضامین لکھتے رہا کریں، قلم بھی دین کی اشاعت وحفاظت کا ایک بہت بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اور تحریری صلاحیت واستعداد ہمارے اکابر کی وراثت ہے۔

یہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اپنے ادارے سے رسالہ شروع کر لیا، اس میں بہت سے فوائد ہیں، جو ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہیں گے، اور ان شاء اللہ رب العزت اسے خوب ترقی سے نوازے گا۔ اب آپ کھل کر اپنے اکابر کے مزاج ومذاق اور اُن کے افکار ونظریات اور طرزِ عمل کو

سامنے لاسکیں گے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کو واضح، واشگاف اور غیر مبہم انداز میں بیان کر سکیں گے۔ اور اس کی اشاعت سے ہمارا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت کی کامیابیوں سے نوازے۔

میرے عزیز! آپ بھی اپنے اکابر واسلاف کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہنا، کبھی اس سے سرمو انحراف نہ کرنا اور انہی کے طرز پر دین حق کی خدمت کو زندگی بھر کے لیے اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھنا۔ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔ اور اس سلسلے میں جو بھی مشکلات اور رکاوٹیں آئیں ان کو خندہ پیشانی سے قبول کریں، اور حق پر ڈٹ جائیں، حائلین اور ناقدین کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے۔ اپنی خصوصی مدد سے نوازے اور آپ کی جملہ خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم والسلام

یکے از خدم......قائد اہل سنت، وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ

حبیب الرحمٰن سومرو

ان اکابر کے مشورے اور دعاؤں سے آغاز تو ہو گیا لیکن بندہ کی تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے اسے مستقل بنیادوں پر چلانے کا انتظام نہ تھا۔ اس لیے ساڑھے آٹھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل شمارہ نمبر ایک (شیخ المشائخ نمبر) شائع کرنے کے بعد تقریباً ۹ ماہ (مئی ۲۰۱۱ء تک) کوئی شمارہ بندہ کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔ شمارہ نمبر ایک میں بندہ نے تحریر کیا تھا کہ:

''بعد از مشاورت یہ طے ہوا کہ یہ مجلّہ نہ ماہنامہ، نہ دوماہی، نہ سہ ماہی اور نہ سالانہ۔ بلکہ فی الحال سلسلہ اشاعت نمبر ایک کے حساب سے شائع کر دیا جائے۔ جب کبھی ضرورت پڑے، مدرسہ کی تعطیلات بھی ہوں تو سلسلہ اشاعت نمبر دو، پھر تین۔ اس طرح دو سال اسے بلا ترتیب چلا کر بعد میں مستقل صورت دے دی جائے۔ اسی پر اتفاق ہوا۔ لہٰذا ابھی یہ مجلّہ کسی مستقل ترتیب کے بغیر ہے۔ یعنی یہ سلسلہ اشاعت نمبر 1 ہے۔''

نیز پہلے شمارے میں قارئین سے یہ عہد کیا گیا تھا:

''......یہ مجلّہ اپنے قارئین سے اس بات کا عہد کرتا ہے کہ جب تک یہ جاری رہے گا، اپنے اسلاف کے نقش قدم سے نہ ہٹے گا، اور جس روز خدانخواستہ ایسی نوبت آئی تو اسی روز اسے بند کر دیا جائے گا۔ یعنی ان شاء اللہ العزیز اس مجلّہ میں قارئین کی اکابرین کے مسلک کے خلاف ذہن سازی نہ کی جائے گی۔''

نیز مجلّہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے لکھا گیا تھا:

......یہ مجلّہ جیسا کہ ٹائٹل پر بھی مذکور ہے کہ اکابرین دیوبند بالخصوص شیخ العرب والعجم حضرت

اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے افکار ونظریات کا ’’بے باک‘‘ ترجمان ہے۔

......دور حاضر میں یہ قائد اہل سنت وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ اور امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے مسلک اور طرز عمل کا پابند ہے۔

......اس کا اولین مقصد قرآن وسنت اور فقہ حنفی کی تعلیمات کی صحیح تشریح......تحفظ ناموس رسالت...... دفاع صحابہ واہل بیت اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی اشاعت وحفاظت ہے۔

...... یہ ناچیز نہ تو کوئی عالم فاضل ہے اور نہ ہی کوئی ادیب وقلم کار......نہ ہی محقق ومدقق ہے اور نہ مصنف ومؤلف......اور نہ ہی ان چیزوں کا کوئی خاص شوق ہے۔ ہاں! بس ایک تڑپ ضرور ہے، کہ اکابرین کے مشن کو خوب خوب پھیلایا جائے، اُن کی حقیقی روایات کو برقرار رکھا جائے ؎

وہ جس کو بزرگوں کی روایت نہ رہے یاد
اس شخص کی لوگو! کوئی پہچان نہیں ہے

شراب کی بوتل پر بزوری کا لیبل اور ’’میڈ اِن برطانیہ‘‘ پر ’’میڈ اِن مکہ ومدینہ‘‘ کی مہر لگا پیش کرنے سے گریز کیا جائے۔ بس یہی میرا جذبہ ہے، یہی میری آرزو ہے اور یہی میرا مشن۔‘‘

بحمد اللہ تعالیٰ حسب وعدہ مجلّہ، اکابر واسلاف کے نقش قدم پر مضبوطی سے قائم ودائم ہے۔ اور ان شاء اللہ آئندہ بھی رہے گا۔ اگر کسی قاری کو کہیں بھی اکابر دیو بند کے ’’مجموعی‘‘ مسلک ومشرب سے ہٹ کر کوئی بات نظر آئے تو وہ ضرور مطلع فرمائیں۔ نہ صرف ان کا شکریہ ادا کیا جائے گا بلکہ معذرت کے اعلان کے ساتھ صراحتًا رجوع بھی کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

اس پہلے شمارے پر ہونے والے تبصرے اختصار کے ساتھ نقل کیے جاتے ہیں:

محقق اہل سنت، وکیل صحابہ واہل بیت حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ

عزیز محترم سرفراز حسن خان حمزہ صاحب دام شرفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   مزاج شریف!

سلام مسنون کے بعد تحریر ہے کہ آپ کی طرف سے مجلّہ صفدر (شیخ المشائخ نمبر) موصول ہوا۔ ارسال فرمانے کا بہت بہت شکریہ!

نمبر ھذا مرتب کرنے والوں نے خوب محنت کی ہے اور آنحضرت رحمہ اللہ کے سوانح کے مختلف پہلوؤں کو بہت عمدہ انداز میں فراہم کیا ہے۔ جزاهم الله أحسن الجزاء

بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ان اعمال خیر کو قبول فرمائے۔

والسلام مع الدعا......ناچیز دعا گو محمد نافع عفا اللہ عنہ......۲۱ شوال المکرّم ۱۴۳۱ھ

ماہنامہ ''**حق چار یار**'' لاہور......ازقلم: مولانا عبدالجبار سلفی

حال ہی میں گجرات سے ایک مجلّہ بنام ''صفدر'' ظہور پذیر ہوا ہے۔ جس کے مدیر مولانا حمزہ احسانی صاحب ہیں...... مدیر کے بقول یہ مجلّہ ''نومولود'' ہے......ہم نے جب اس ''نومولود'' کا کارنامہ دیکھا تو حیرت واستعجاب نے دماغ میں دراڑیں ڈال کر رکھ دیں۔ خدا جانے عالم شباب اور پھر اس سے آگے، یہ کیا کیا کارنامے سرانجام دے کر ورطۂ حیرت میں ڈالے گا؟

مجلّہ ''صفدر'' امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی یاد میں نکالا جارہا ہے اور اس نے اپنی پہلی اشاعت میں ہی ۸۶۸ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم ''شیخ المشائخ نمبر'' نکالا ہے۔ جس میں ولی کامل حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہٗ کو اہل قلم نے سلام عقیدت پیش کیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ اپنے معاصر اولیاء اللہ میں ''سرتاج'' کی حیثیت سے دیکھے جاتے تھے......آپ رحمہ اللہ نے ساری زندگی زبان بند رکھی، مگر کان کھلے رکھے، اور یہی اخلاص کی علامت ہے۔

مجلّہ ''صفدر'' کا یہ تاریخی نمبر حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی زندگی کے اصولوں اور کارناموں کے حوالے سے قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کا پورا استحقاق رکھتا ہے کیونکہ اچھی کتاب اپنی اہمیت وافادیت اور وفا کا صِلہ چاہتی ہے......اور ''وفا'' یہ ہے کہ کتاب کو پڑھا جائے، وگرنہ یہ اپنی افادیت کے منکروں کو معاف نہیں کرتی۔ سلوک واحسان کے حلقوں میں یہ شاہکار محنت، فکری تغیر کا سبب بن سکتی ہے...... حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ صرف ''اہل دل'' نہیں، ''اہل علم'' میں بھی آپ کی شان امتیازی تھی۔ ''اہل علم'' فکر پیدا کرتے ہیں، اور ''اہل دل'' انقلاب برپا کرتے ہیں۔ یہی دو چیزیں کارِ نبوت کا حسین تسلسل ہیں......مجلّہ ''صفدر'' نے اسی تسلسل کی ایک جھلک پیش کی ہے۔

اس کتاب میں دس ابواب ہیں۔ ''آغازِ سخن''، ''سوانح''، ''تاثرات وپیغامات''، ''مقالات ومضامین''، ''تحریری خدمات''، منتخب مکاتیب ومضامین''، ''رسائل وجرائد کا خراج تحسین''، ''منظوم خراج عقیدت'' اور ''آئینۂ تحاریر'' جیسے خوبصورت عناوین کے تحت کتاب کو چار چاند لگائے گئے ہیں ......مختار مسعود کے بقول ''اچھا انسان، اچھی کتاب اور اچھی گفتگو جہاں میسر آئے اس میں دوسروں کو بھی شریک کرو! ان سے تنہا فائدہ اٹھانا کم ظرفی کی دلیل ہے'' لہٰذا ہم علم دوست احباب سے التماس کریں گے کہ وہ اس کتاب سے خود اور دوسروں کو مستفید ومستفیض کرنے کی سبیل ضرور نکالیں۔

قارئین کرام! اپنے ذوق اور دل کو خوش نما لباس پہنانے کے لیے کتاب ہٰذا کا مطالعہ کریں!

ماہنامہ ''**الحقانیہ**'' ساہیوال، سرگودھا......ازقلم: عبدالناصر ترمذی

زیر نظر کتاب مجلّہ صفدر گجرات کی خصوصی اشاعت ہے جو شیخ المشائخ، خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب قدس سرہ کے مبارک حالات پر مشتمل ایک تاریخی دستاویز ہے جس میں حضرت

اقدس خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی سیرت وکردار اور مختلف گوشہ ہائے زندگی پر بڑے احسن اور عمدہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے اور حضرت کی عالمگیر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

حافظ سرفراز (حسن) خان حمزہ صاحب بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ اپنے تعلیمی مشاغل کے باوجود کم مدت میں اتنا ضخیم مستند اور معیاری نمبر شائع کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ماہنامہ ''**نصرة العلوم**'' گوجرانوالہ......ازقلم: حافظ شبیر احمد عاجز

اس عالم رنگ وبو میں بیسیوں حضرات کی شہرت کے زمزمے اوج ثریا سے بلند دیکھے، لیکن جوشان وشکوہ شیخ المشائخ خواجۂ خواجگاں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ کے حصے میں آئی شاید ہی یہ کوتاہ بین نظریں پھر سے اس خوشگوار منظر کا مشاہدہ کر سکیں، بقول شاعر......

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں　　　یہ بلند رُتبہ ملا جسے مل گیا

حضرت خواجہ صاحب بیک وقت جید عالم دین ودنیا، طریقت کے عدیم المثال شہسوار، مجاہد فی سبیل اللہ، کئی مذہبی ادارہ جات، تنظیمات اور جرائد کے سرپرست اعلیٰ اور خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین تھے۔ 5 مئی 2010ء کو یہ عظیم میر کارواں راہی ملک عدم ہوئے۔

سب سے قبل ہم مجلّہ ''صفدر'' گجرات کی انتظامیہ کو اس کے کامیاب اجرا پر مبارک باد پیش کریں گے، مزید سعادت کی بات کہ پہلا شمارہ ''شیخ المشائخ نمبر'' حضرت شیخ المشائخ کی یاد میں منصۂ شہود پر آیا۔

صاحبزادہ سرفراز حسن خان حمزہ صاحب نے نہایت کم عرصہ میں معلومات کا وسیع خزانہ ہم تک پہنچایا، یہ عمل ان کی محنت شاقہ اور کافی فکر وتلاش پر دال ہے، رسالہ کی حسن ترتیب حمزہ صاحب کے صاحبِ حسنِ ذوق ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے، لیکن رسالہ میں بیسیوں اوراق پر بکھرے غیر متعلقہ مواد نے اِس کی اہمیت کافی گھٹا دی ہے۔ رسالہ دس ابواب پر مشتمل ہے۔ تمام طبقہائے افراد کے ایمان میں اضافہ کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ طباعت واشاعت بہت خوبصورت ہے۔

''**المفكرة الاسلاميه**''......ازقلم: محمد عمر عثمانی

پیش نظر مجلّہ ''صفدر'' گجرات اکابرین دیوبند بالخصوص شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار ونظریات کا بے باک ترجمان ہے۔ اس کے مرتب مخدوم مکرم حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ العالی کے فرزند ارجمند اور صاحبزادے جناب حافظ سرفراز حسن خان حمزہ صاحب ہیں۔

پیش نظر مجلّہ 'صفدر'' کی پہلی اور خصوصی اشاعت ''شیخ المشائخ نمبر'' ہے جو کہ قائد تحریک ختم نبوت، شیخ المشائخ، امام الاولیاء، خواجہ خواجگان حضرت مولانا ابوالخلیل خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی یاد میں

شائع کیا گیا ہے۔ مجلّہ ''صفدر'' کی پہلی اشاعت ہی کیا کمال ہے......نقش اولین کیا خوب ہے......نقش ثانی کیا ہوگا......؟؟؟اس خصوصی اشاعت میں حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی حیات وخدمات کے مختلف گوشوں کو ملک بھر کے جید علمائے کرام اور اکابرین عظام کی جانب سے خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ مجلّہ کو خوب سے خوب تر بنانے میں برادرم سرفراز حسن خان حمزہ نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ **اللهم زدفزد......**

ہم اس ''نومولود'' معاصر کو کوچۂ صحافت میں قدم رکھنے پر ''**المفكرة الاسلامیہ**'' کی تمام انتظامیہ کی طرف سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

ماہنامہ ''**الجمعیۃ**'' راولپنڈی

امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے خانوادے کے نوخیز جوان بازی لے گئے کہ انہوں نے انتہائی قلیل مدت میں مجلّہ ''صفدر'' کا ایک ضخیم نمبر حضرت خواجہؒ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے شائع کر ڈالا ہے، جو اُن کی لگن، جفاکشی اور انتھک محنت کی عمدہ مثال ہے۔ مجلّہ ''صفدر'' کا یہ پہلا ہی شمارہ ہے جسے امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے پوتے، (قائد اہل سنت حضرت مولانا) قاضی مظہر حسینؒ کے نواسے اور مولانا عبدالحق خان بشیر کے صاحبزادے جناب سرفراز حسن خان حمزہ نے ترتیب دیا ہے جو کہ ابھی طالب علم ہیں اور انھیں ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔

......اگر ان مضطرب رویوں، چند بے اعتدالیوں اور بے ترتیبیوں سے صرف نظر کر لیا جائے تو مجلّہ ''صفدر'' کی یہ کاوش انتہائی قابل تحسین نظر آئے گی، جس میں انہوں نے بہت سے موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔ یہ نمبر حضرت خواجہؒ کی ذات پر شاندار مضامین اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، جن سے حضرت شیخ المشائخ کی شخصیت پر روشنی پڑتی ہے اور ان کے مقام ومرتبہ اور فکر ونظر کی بلندیاں نگاہوں میں گھوم جاتی ہیں۔ مضامین کے علاوہ مشاہیر کے تاثرات وتعزیتی پیغامات بھی شامل اشاعت کیے گئے ہیں۔ مکتوبات اور مختلف کتب پر تقریظات اور کچھ دیگر تحریریں بھی ہیں جو حضرت خواجہ کے طرزِ نگارش کو واضح کرتی ہیں۔ اخبارات اور جرائد کے خراج عقیدت کو بھی نقل کیا گیا ہے۔ آخر میں کچھ صفحات باتصویر ہیں جو حضرت خواجہ کی یاد دلاتے ہیں۔ حضرت خواجہ کی اولاد، احفاد اور خلفاء کا تذکرہ بھی شامل ہے جس سے یہ نمبر ہر پہلو سے کامل واکمل بن گیا ہے۔ حضرت خواجہ سے متعلق آگہی کے لیے یہ ایک مکمل دستاویز ہے۔ خدا کرے یہ نمبر حضرت خواجہؒ کے فیض کو آئندہ نسل تک پہنچانے کا وسیلہ بنے۔

ماہنامہ ''**الخیر**'' ملتان......ازقلم: مولانا محمد ازہر مدظلہ

عزیزم سرفراز حسن خان حمزہ نے حضرت خواجہ خواجگان رحمہ اللہ کی وقیع، متنوع دینی خدمات پر ایک ضخیم نمبر شائع کر کے بڑے بڑے اہل علم وفضل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ مجھ ناچیز کی رائے

میں یہ بھی حضرت خواجہ خواجگان کی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی غیر معمولی دینی خدمات کے جامع اور مفصل تذکرہ کی خدمت ایک نوآموز مؤلف و طالب علم سے لے لی۔

یہ گجرات سے شائع ہونے والے مجلّہ ''صفدر'' کا پہلا شمارہ ہے، ''نقش اول'' ہی تاریخی نوعیت کا حامل ہے۔حق تعالیٰ شانہ مزید ترقیات نصیب فرمائیں۔(آمین)

''شیخ المشائخ نمبر'' کے مرتب عزیز سرفراز حسن خان حمزہ یہ کرامت نما نمبر منصۂ شہود پر لا کر ''کریم بن الکریم بن الکریم'' کا حسباً و نسباً مصداق بن گئے ہیں۔(عزیز موصوف مولانا عبدالحق خان بشیر کے صاحبزادے اور امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے پوتے ہیں۔) دینی رسائل میں اس سبقت پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اہل علم اور دین دار مسلمانوں کو اس خصوصی نمبر کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ صرف حضرت خواجہ خواجگان کے نقوش حیات ہی نہیں علماء حق کی گذشتہ ایک صدی کی دینی خدمات کا اجمالی تذکرہ بھی ہے۔کاغذ، کمپوزنگ، طباعت عمدہ۔

ماہنامہ ''**البلاغ**'' کراچی......از قلم: مولانا محمد حنیف خالد (استاذ: دارالعلوم کراچی)

مجلّہ صفدر کا زیر نظر شمارہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح و واقعاتِ حیات، ان کے بارے میں علماء کرام کے تاثرات و تعزیتی پیغامات، مقالات و مضامین، آپ کی تحریری خدمات جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔مختلف رسائل و جرائد نے حضرت خواجہ صاحبؒ کو جو خراجِ تحسین پیش کیا وہ بھی اشاعت خاص میں جمع کر دیا گیا ہے۔بلا شبہ یہ مجموعہ حضرت کی شخصیت کے حوالہ سے خاصا جامع اور معلومات افزا ہے۔[ماہنامہ البلاغ صفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر ۲۰۱۳ء]

ہفت روزہ **ختم نبوت** کراچی   از قلم: مولانا اللہ وسایا مد ظلہم

مولانا سرفراز حسن خان حمزہ صاحب احسانی جو ہمارے مخدوم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے پوتے اور مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب کے باصلاحیت صاحبزادے ہیں۔انہوں نے اپنے دادا حضرت شیخ الحدیثؒ کے نام مبارک پر مجلّہ ''صفدر'' کا اجراء کیا ہے، وہ اپنے رسالہ کا حضرت مخدوم المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی یاد میں ایک وقیع نمبر شائع کرنا چاہتے تھے، ......خانقاہِ سراجیہ سے جو مسودہ اور مضامین وغیرہ ملے بعینہٖ وہ تمام کے تمام مجلّہ صفدر گجرات کے ''شیخ المشائخ'' نمبر کے لیے وہ لے گئے، اُنہوں نے حضرت قبلہؒ کی یاد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل خوبصورت نمبر شائع بھی کر دیا ہے۔[ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد ۲۹، شمارہ ۳۶]

محترم المقام حضرت صاحبزادہ سرفراز خان حمزہ احسانی صاحب سلمہ الباری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

مجلّہ ''صفدر'' کا ''شیخ المشائخ نمبر'' موصول ہوا۔ ماشاءاللہ خوب لکھا۔ حضرات شیخینؒ کی نسبتیں فیض دیتی رہیں اور قائد اہل سنت حضرت سیدی وسندی مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت جاگتی رہی۔ ماشاءاللہ ہر مضمون پیارا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے جس پر ہوجاتا ہے۔ میں دوبارہ آپ کو اس نمبر کی اشاعت پر مبارک باد دیتا ہوں۔ تمام احباب سے سلام عرض کردیں۔

والسلام......آپ کا مخلص......قاضی محمد اسرائیل الشاشی......۸رشوال المکرّم ۱۴۳۱ھ......۱۸رستمبر ۲۰۱۰ء

بڑی مدت کے بعد یاد فرمایا اور وہ بھی ایک عجیب تحفے کے ساتھ۔ مجلّہ صفدر گجرات، خصوصی اشاعت ''نظریہ پاکستان اور ایاز امیر''۔ میرے خیال میں نسبت بہت بڑی چیز ہے۔ جو شخص نسبت کا خیال نہیں رکھتا وہ قابل قدر انسان نہیں ہے۔

فقط والسلام......آپ کا مخلص......قاضی محمد اسرائیل گڑنگی......۱۷رصفر ۱۴۳۲ھ......۲۲رجنوری ۲۰۱۱ء

شمارہ نمبر ۳ تا ۱۰:

دوسرا شمارہ حوادثاتِ زمانہ کا شکار رہا......تیسرا شمارہ (نظریہ پاکستان اور ایاز امیر) بندہ کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب مدظلہم نے شائع فرمایا۔ بندہ کو اس کا علم بھی اشاعت کے بعد ہوا۔

۲۰۱۱ء میں رب کائنات نے اپنے گھر اور اپنے حبیبؐ کے در پر حاضری کا موقع عنایت فرمایا، فتنہ علوی مالکی کے بعض مؤیدین کے اعتراضات کا جواب بندہ پر قرض تھا، سفر حرمین پر روانگی سے قبل ان کے جوابات سے فارغ ہوکر شمارہ نمبر ۴ مکمل تیار کرچکا تھا۔ ٹریسنگ بھی نکال لیے تھے۔ اداریہ مسجد نبوی شریف میں مواجہہ مبارک کے سامنے بیٹھ کر لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہیں سے یہ عہد کرکے چلا تھا کہ ان شاء اللہ اکابر واسلاف کی سرپرستی ونگرانی میں اکابر دیوبند کے افکار ونظریات کی اشاعت، حفاظت اور دفاع اور جملہ فتن وفرق کا تعاقب زندگی بھر جاری رہے گا۔ چنانچہ عمرہ سے واپسی پر بنام خدا چوتھا شمارہ شائع کردیا۔

تعلیمی مصروفیات اور اسباب کے فقدان کے باعث اس وقت بھی مستقل بنیادوں پر اسے جاری کرنے کی کوئی سبیل نہیں تھی۔ لیکن خداوند قدوس نے غیب سے مدد فرمائی تو اسی شمارے سے مستقل طبع ہونے لگا اور بحمداللہ تعالیٰ بغیر تعطل کے اب تک شائع ہورہا ہے۔ اس چوتھے شمارے میں ارباب الشریعہ کی پالیسی، عمار خان صاحب کی گمراہی، فتنہ علوی مالکی اور اس کے مؤیدین کے حوالے سے مضامین شائع ہوئے۔ اس کے بعد اواخر سال تک مختلف موضوعات پر اہل قلم کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ جن میں سوانحی، علمی و

اصلاحی مضامین کے ساتھ ساتھ تعاقبِ فرقِ باطلہ بھی مسلسل جاری رہا اور بعض انتہائی اہم مضامین شائع ہوئے۔ تفصیل فہرست میں دیکھ لی جائے۔ البتہ اس سال کے شماروں کے بارے میں موصول ہونے والے تاثرات میں سے چند درج کیے جاتے ہیں:

عزیز القدر محترم جناب مولانا سرفراز حسن خان حمزہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد از سلام مسنون بندہ پر امید ہے کہ آنجناب خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا ارسال کردہ مجلّہ موصول ہوا۔ بندہ نہایت ہی مسرور ہے کہ آپ نے ہمیں یاد رکھا۔ اور اس پر آپ کا مشکور بھی ہے۔ بندہ نے اس کا مستقل خریدار بننے کے لیے تحریر کردہ پتے پر منی آرڈر کروا دیا ہے۔

حمزہ صاحب! بندہ ایک عرصہ سے اس سوچ وفکر میں تھا کہ نوجوان طبقہ کے لیے کوئی نظریاتی وفکری پلیٹ فارم ہونا چاہیے جو نوجوان نسل کی نظریاتی وفکری تربیت وراہ نمائی کرے۔ اور ہر ادارہ میں موجود ہم خیال نظریاتی ساتھیوں کا آپس میں کسی طرح رابطہ رہے۔ تاکہ پیش آمدہ مسائل میں ایک دوسرے سے رابطہ کے ساتھ ساتھ ساتھیوں کو منظّم بھی رکھا جاسکے۔ کسی پختہ کار عالم دین کی سرپرستی بھی حاصل ہو، تاکہ نوجوان نسل صحیح راستے پر ہی گامزن رہے۔

بندہ آپ سے پُر امید ہے کہ آپ اس طرف بھی توجہ فرمائیں گے۔ اکابر علماء سے مشورہ کے بعد کوئی پلیٹ فارم ترتیب دیں تاکہ ہمیں اپنے اکابر کی تعلیمات اور ان کی نظریاتی محنت سے آگاہی ہو۔ رب تعالیٰ سے دعا بھی ہے کہ وہ خیر کا معاملہ فرماتے ہوئے کوئی سبیل عطا فرما دیں۔

وعلیک السلام.....محتاج دعا......وقاص احمد سعید التوکل، وہاڑی

بخدمت شریف جناب مدیر صاحب ماہنامہ صفدر گجرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد سلام مسنون، بعد تعظیم مشحون وبالف تکریم ممنون عرض خدمت اینکہ آپ کی طرف سے مجلّہ ''صفدر'' کا ایک شمارہ پہلے آیا تھا۔ اب شمارہ نمبر ۵ موصول ہوا۔ آپ مہربانی فرما کر تمام شمارے ارسال فرما دیں۔ رقم یا ڈاک ٹکٹ جو چیز مطلوب ہو فرما دیں۔

آپ کا رسالہ الحاد، کفر، بدعات اور ذہنی بے راہ روی، دین سے آزاد لوگوں کی اصلاح کا بڑا ذریعہ ہے۔ آپ اس رسالہ کے ذریعہ دین اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ سب قابل قدر اور لائق مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پائے استقامت عطا فرمائے اور اسلام، دین وشریعت کی پاسداری کی اعلیٰ سے اعلیٰ توفیق عطا فرمائے۔ امید ہے مزاج عالی بعافیت ہوگا۔

میری طرف سے آپ اور آپ کے جملہ رفقائے کار کی خدمت میں سپاس ستائش پیش فرمائیں۔ سب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ (اعجاز احمد سنگھانوی......کراچی)

حضرات علمائے دیوبند کے اصلی اور حقیقی وارث حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ اپنے اکابر کے عقائد پر سختی سے کاربند تھے۔ ان کے حالات وواقعات پڑھنے سے دل ودماغ روشن ہوتے ہیں۔ عقائد علماء دیوبند کے مطابق افراط وتفریط سے پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان کی دینی خدمات کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ حضرات کو، جو ان کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں قدم قدم پر کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

فقط والسلام مع الاکرام......اعجاز احمد سنگھانوی......کراچی

محترم المقام حضرت مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج اقدس؟

امید ہے کہ گھر میں ہر طرح خیریت ہوگی۔ مجلّہ ''صفدر'' پر مختلف رسائل میں تبصرہ پڑھتا رہتا ہوں، جس سے دل بہت خوش ہوتا ہے۔ اپنے والد محترم مرحوم ومغفور کے مشن کو تحریری وتقریری طور پر آپ نے خوب زندہ رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر، علم وعمل میں خوب برکت دے۔

ماہنامہ، جنوری ۲۰۱۱ء سے بذریعہ وی پی ایک سال کے لیے جاری فرمادیں۔

والسلام......محمد قاسم قاسمی............۱۰رجنوری ۲۰۱۱ء......جامعہ قاسم العلوم، بہاول نگر

محترم ومکرم ومخدومی جناب مولانا سرفراز حمزہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد از طالب خیر بخیر ہے۔

آپ کا محبت نامہ اعتکاف میں موصول ہوا۔ اور اعتکاف میں ہی جواب لکھ رہا ہوں، اس لیے مختصر سی بات ہی عرض کروں گا۔ بندہ مجلّہ ''صفدر'' کی خدمات کو سراہتا ہے اور اس سے مستقبل میں بڑی امیدیں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کرتا ہے۔ والسلام......آپ کی دعا کا محتاج

(شیخ الحدیث مولانا مفتی) جمیل الرحمٰن (مدظلہم، چکوال) ۲۶ر رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

رسالے کا مطالعہ کیا اور ''عرض خادم'' پڑھ کر خوشگوار حیرت ہوئی، اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی کا عجیب وغریب مشاہدہ بھی۔ حضرت اقدس مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے پوتوں میں اگر ایک بڑھ چڑھ کر مسلک اہل حق پر تیشہ زن ہے تو دوسرے دفاعِ مسلک اہل حق میں مصروف عمل ہیں۔ یہ بھی نصیب کی بات ہے۔ (مولانا محمد احمد حافظ، دفتر: روزنامہ اسلام، کراچی)

بندہ کے انتہائی محترم ومکرم استاذ حضرت مولانا قاری احسان الحق صاحب مدظلہ العالی [مدیر: مدرسہ حق چار یار، پنڈ گدوال، واہ کینٹ] نے بندہ کے بعض مضامین دیکھ اور پڑھ کر اپنے تاثرات سے بذریعہ خط آگاہ فرمایا۔ وہ مضامین اگرچہ ماہنامہ ''صفدر'' کے اجراء سے قبل ''المصطفیٰ'' میں شائع ہوئے تھے، لیکن بعد میں ''صفدر'' میں بھی شائع ہوگئے۔ اس لیے استاذِ محترم کے تاثرات یہاں درج کیے جاتے ہیں:

محترم عزیز القدر مولانا مولوی سرفراز حسن حمزہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد سلام مسنون

آپ کا ارسال کردہ رسالہ موصول ہوگیا تھا۔ اس میں حضرت قاری خبیب احمد عمر رحمہ اللہ سے متعلق آپ کا مضمون پڑھ کر از حد خوشی ہوئی۔ دل سے بہت دعائیں نکلیں۔ حضرت قاری صاحبؒ سے متعلق جتنے مضامین نظر سے گزرے، ان میں سب سے پیارا اور جامع مضمون ''المصطفیٰ'' میں شائع ہوا۔

اب آپ کا ارسال کردہ ''امام اہل سنت نمبر'' دیکھ اور پڑھ کر تو ماشاء اللہ خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ احقر کو حضرت امام اہل سنت کی وفات کا علم بھی آپ کے فون سے ہوا تھا۔ اس پر بھی دل سے بہت دعائیں نکلیں۔ الحمد للہ ایک ولی کامل کی نمازِ جنازہ میں شرکت نصیب ہوئی۔ احقر ایک دفعہ جامعہ نصرۃ العلوم میں حضرت امام اہل سنتؒ کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل کر چکا تھا۔ پھر جامعہ حنفیہ کے سالانہ جلسہ میں بارہا بیان سننے اور زیارت وملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت امام اہل سنتؒ سے عقیدت ومحبت تو بچپن ہی سے تھی۔ دورانِ حفظ ہمارے استاذِ محترم، حضرت امام اہل سنتؒ کی دینی خدمات کا تذکرہ اکثر کرتے رہتے تھے، آپؒ کی کتابیں بھی دکھاتے رہتے تھے۔ اس لیے دورانِ حفظ ہی اکابر کا تعارف اور ان کی محبت وعقیدت دل ودماغ میں گھر کر گئی تھی۔ اگر ہمارے حفظ کے اساتذہ اس معاملہ میں تھوڑی سی توجہ سے فرمالیں تو ہر طالب علم مستقبل میں باطل فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

''امام اہل سنت نمبر'' دیکھ اور پڑھ کر آپ کے علم وعمل میں ترقی کے لیے بہت زیادہ دعائیں نکلیں اور ہر وقت نکل رہی ہیں۔ میری دلی خواہش اور دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کو امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ اور وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کے نقش قدم پر مضبوطی سے قائم رکھتے ہوئے انہی کی مثل آپ سے دین کا خوب کام لے۔

احقر نے ''امام اہل سنت نمبر'' میں سب سے پہلے آپ کا مضمون پڑھا، اس میں حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کی دینی حمیت وغیرت کا پورا عکس نظر آیا۔ خاص طور پر علوی مالکی صاحب اور مولانا الیاس گھمن صاحب سے متعلق جو حصہ ہے، اکابر کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اکابر کے راستے پر چلنے میں ہی کامیابی ہے، نئے نئے طریقے ایجاد کرنے کا انجام ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

احقر کو حضرت امام اہل سنت رحمہ اللہ کے پوتے حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کے نواسے اور

حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی رحمہ اللہ کے پوتوں کی دینی اور تعلیمی خدمت کی توفیق نصیب ہوئی، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اِن علمی گھرانوں کے بچوں کی تعلیم میں احقر کو بھی حصہ ڈالنے کی توفیق رفیق فرمائی۔ احقر تو اِسے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور نجات کا ذریعہ بنائے گا۔ یہ تین ہستیاں بہت عظیم الشان ہستیاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ اِن بزرگوں کی اولاد، متعلقین اور تمام سنی مسلمانوں کو اِن کے نقش قدم پر چلائے۔ احقر دعا گو ہے کہ اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے اور اپنے بزرگوں جیسا اخلاص نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الکریم ﷺ

احقر خادم اہل سنت احسان الحق......نومبر ۲۰۰۹ء......مدرسہ حق چار یار، پنڈ گدوال، واہ کینٹ

اسی دوران شمارہ ۷؍ کے بعد تعلیمی مصروفیات اور بعض دیگر وجوہات کی بنا پر ''صفدر'' کی ادارت مولانا جمیل الرحمٰن عباسی (حال مدیر اعلیٰ) کے سپرد کر دی گئی۔ جس کا درجِ ذیل اعلان شائع ہوا:

ضروری اعلان

بندہ کی تعلیمی مصروفیت اور بعض دیگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر مجلّہ ''صفدر'' ایک سال کے لیے ''مظہریہ دار المطالعہ، گجرات'' کی بجائے ''مجلس تحفظ حدیث وفقہ، بہاولپور'' کی طرف سے مولانا جمیل الرحمٰن عباسی مدظلہ کی زیر ادارت شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ شعبان ۱۴۳۳ھ تک مجلّہ کی ڈاک کے لیے درج ذیل پتہ استعمال فرمائیں۔ مولانا جمیل الرحمٰن عباسی۔ جامعہ عباسیہ، نور محل روڈ بہاولپور۔ از: حمزہ احسانی

بعض نایاب اور غیر مطبوعہ کتب کی قسط وار اشاعت بھی ''صفدر'' میں شروع ہوئی، پھر توفیقِ خداوندی سے اُن کتب کی اشاعت کے اسباب پیدا ہوگئے، جو جو کتاب طبع ہو کر منظر عام پر آتی گئی اُس کی طباعت کا اعلان لگا کر مجلّہ میں اُس کی اقساط روک دی گئیں۔ اُن کتب میں سے ''صفدر'' کی پہلی جلد میں ''سنی موقف'' اور ''مودودی مذہب'' مؤلفہ: قائد اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ شامل ہیں۔

نیز اس جلد کے اہم ترین مضامین میں ''امام اہل سنتؒ اور عمار ناصر''، از: مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہم، ''فتنہ علوی مالکی'' از: حمزہ احسانی، ''گستاخِ رسول کی سزا'' از: مولانا قارن مدظلہ، ''توہین رسالت کا مسئلہ'' از: مفتی عبدالواحد مدظلہ اور ''ہم ماتم کیوں نہیں کرتے؟'' از: قائد اہل سنتؒ، شامل ہیں۔

جلد نمبر۲......جنوری تا دسمبر ۲۰۱۲ء: (شمارہ نمبر ۱۱......تا......۲۵)

دوسری جلد کا آغاز شمارہ نمبر ۱۱؍ سے ہوا، جس سے زبیر علی زئی غیر مقلد کا تعاقب شروع ہوا جو تا حال

جاری ہے۔شمارہ:۱۲/۱۳ میں علامہ حیدری شہیدؒ پر،شمارہ:۱۷/۱۸ میں حضرت قاری خبیب احمد عمرؒ پراور شمارہ:۱۹/ میں حضرت مولانا سید صفی اللہ شاہؒ پر ''گوشۂ خاص'' شائع ہوا۔شمارہ۱۲/ میں ہی ابن امام اہل سنتؒ،عم محترم مولانا منہاج الحق راشد مدظلہم کا تفصیلی مضمون شائع ہوا۔اصلاح،تحقیق اور تردید باطل کا پہلواس سال بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔''حسین یادیں''[از:نثار معاویہ صاحب] نامی کتاب اسی جلد سے قسط وار شروع ہوئی۔

شیخ الحدیث نمبر:

آخری چارشمارے(۲۲تا۲۵) ''شیخ الحدیث نمبر'' پر مشتمل تھے۔جو استاذِ محترم،شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف رحمہ اللہ کی یاد میں شائع ہوا۔تین صد صفحات کے اس خصوصی نمبر کے بارے موصول ہونے والے تأثرات میں سے چندایک درجِ ذیل ہیں:

عزیز محترم حضرت مولانا سرفراز حسن حمزہ احسانی سلمکم ربکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ طالب خیر بخیر ہے

مجلّہ ''صفدر'' کا خصوصی شمارہ بیاد شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نظر نواز ہوا۔سچی بات ہے آپ کی سرگرمیوں کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔خدا تعالیٰ مزید ترقی نصیب فرمائیں اور نظر بد سے حفاظت نصیب ہو۔

کسی شخصیت کی بابت خصوصی اشاعت کا مقصود ان کی حیات کے قابلِ تقلید پہلوؤں کو یکجا کر کے بعد والوں کو راہ نمائی فراہم کرنا ہوتا ہے،بلاشبہ آپ اس کاوش میں کامران ٹھہرے ہیں۔

حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کی شخصیت سے تعارف نہ تھا،آپ نے احسان فرمایا کہ آشنا کر دیا۔ ان کا درس وتدریس سے شغف،عبادت وریاضت سے بھرپور زندگی،مسلک کی پاسداری کے حوالہ سے بے لچک خدمات پڑھ کر ایسی زندگی گزارنے کی ترغیب نصیب ہوئی۔

آپ نے جس عجلت سے اس قدر اہم خدمت کو سرانجام دیا ہے،لائق تحسین ہے۔خدا تعالیٰ مجلّہ ''صفدر'' کی پوری ٹیم کو جزائے خیر نصیب فرمائیں۔حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند ہوں اور ہم سب کو جملہ اکابر کی پیروی نصیب ہو۔اللھم آمین

یہ سطور نمبر پر تبصرہ نہیں،محض اس کے سرسری جائزہ سے پہنچنے والی خوشی کا اظہار ہیں۔

والسلام......زاہد حسین رشیدی......۱۲/محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

ماہنامہ ''**لولاک**''ملتان......ازقلم:مولانا اللہ وسایا مدظلہم

جامعہ مدنیہ بہاول پور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب مرحوم کا گزشتہ مہینوں انتقال ہوا۔آپ کے گرامی قدر شاگرد نے شبانہ روز محنت سے تین صد صفحات پر مشتمل شان دار متنوع

اور بھرپور زندگی پر نمبر شائع کیا ہے۔ ستر اسی (۷۰،۸۰) حضرات سے مضمون لکھوانا اور پھر ان کو شان دار ترتیب دینا، زوائد و تکرار کو حذف کرنا اور اتنی جلدی شائع کرنا بہت کامیاب کوشش ہے۔ حق تعالیٰ ان (مرتبین) کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے ایک بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔ بھرپور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ [ماہنامہ لولاک ملتان، ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ مطابق فروری ۲۰۱۳ء]

مجلّہ ''صفدر'' کی پوری انتظامیہ بہت بہت مبارک باد کی مستحق ہے جو اپنے اکابر کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے ''صفدر'' کے پے در پے وقیع نمبرات اہل فکر و نظر کی نذر کر رہی ہے۔ مثلاً امام اہل سنت نمبر، شیخ المشائخ نمبر، شیخ الحدیث نمبر اور اب مفتی عبدالمجید شہید نمبر۔ حق تعالیٰ مزید حوصلہ و ہمت عطاء فرمائے۔ فقط والسلام، دعا گو! (مولانا مفتی) محمد ارشاد الحق غفرلہ (مدظلہ، خیر پور ٹامیوالی)......۲۴ جمادی الاخری ۱۴۳۴ھ

اس جلد کے اہم ترین مضامین میں: ''دارالعلوم دیوبند کا قیام اور مفتی سعید خان کی تحریرات کا جائزہ'' از: مولانا زاہد حسین رشیدی، ''عمار ناصر کی قادیانیت نوازی'' از: مولانا احسن، ''دینی مدارس میں انگریزی تعلیم'' از: مولانا محمد صدیق مدظلہ اور ''منکرین حیات قبر کی کذب بیانیاں'' از: مولانا نور محمد مدظلہ، شامل ہیں۔ ''صفدر'' کے بارے موصول ہونے والے چند بزرگوں کے تاثرات درج کیے جاتے ہیں:

''ماشاءاللہ بہت اچھا رسالہ نکال رہے ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین''

(وکیل صحابہ مولانا محمد نافع مدظلہم، محمدی شریف ضلع چنیوٹ)

آپ کو دعا کے لیے کہنے کی ضرورت ہی نہیں، آپ کی تحریرات پڑھ کر خود بخود دِل سے آپ کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ آمین (مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم، ملتان)

گزشتہ شمارے میں آپ کا مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور برکت سے نوازے۔ مجلّہ صفدر کا بہت بے تابی سے انتظار رہتا ہے۔ اللہ پاک آپ کی خدمات کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین (مولانا منیر احمد منور مدظلہم، کہروڑپکا)

جلد نمبر۳......جنوری تا دسمبر ۲۰۱۳ء: (شمارہ نمبر ۲۶......تا......۳۴)

اصولاً تو تیسری جلد کا آغاز شمارہ نمبر ۲۳ رسے ہونا تھا، لیکن شمارہ ۲۱ تا ۲۵ ''شیخ الحدیث نمبر'' تھا، اس لیے تیسری جلد کا آغاز شماہ نمبر ۲۶ ر سے ہوا۔ اس جلد کے آغاز میں تین شمارے ''خاص نمبر'' کی نذر ہو چکے تھے، جلد کے اختتام تک مزید کسی ''خاص نمبر'' نمبر یا ''گوشۂ خاص'' کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن سوانحی مضامین شائع ہوتے رہے، جن میں حضرت امام اہل سنتؒ، حضرت قائد اہل سنتؒ، حضرت علامہ تونسویؒ، حضرت مفتی

عبدالمجید دین پوری شہیدؒ اور حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم کے سوانحی مضامین شامل ہیں۔

سوانحی مضامین سے ہٹ کر بھی بعض انتہائی اہم اور مفید مضامین طبع ہوئے، جن میں: ''مسجد اقصیٰ اور عمار خان'' از: مفتی عبدالواحد مدظلہ، ''اسلام کا تصور جہاد اور عمار خان'' از: مفتی شعیب احمد، ''امیر عبدالقادر الجزائری'' از: مولانا احسن خدامی، ''دیوبندی بریلوی اختلاف اور حضرت امام اہل سنتؒ'' از: حمزہ احسانی، ''تکفیر شیعہ میں مولانا محمد زاہد (جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد) کے موقف پر ایک نظر'' از: مولانا عبدالجبار سلفی، ''مولانا زاہد الراشدی سے چند سوالات'' از: محمد یامین، ''عقیدہ حیات اور مولانا سخی داد خوستی'' از: مولانا احسن خدامی اور ''مولانا زاہدالراشدی کی غامدیت نوازی''، از: مولانا احسن خدامی، شامل ہیں۔

''اسلام کا تصور جہاد اور عمار خان'' [از: مولانا مفتی شعیب احمد] نامی کتاب اسی جلد سے قسط وار شروع ہوئی۔ اور کتاب کی اشاعت کے بعد مجلّہ میں اس کا سلسلہ اشاعت روک دیا گیا۔

جلد نمبر۴......جنوری تا دسمبر ۲۰۱۴ء: (شمارہ نمبر ۳۵......تا......۴۶)

چوتھی جلد کا آغاز شمارہ ۳۵/ سے ہوا اور آپ کے ہاتھوں میں موجود شمارہ ۴۶/ اس جلد کا آخری شمارہ ہے۔ اس جلد میں ایک خصوصی اشاعت ''دین پوری نمبر''، اور ایک ''گوشۂ خاص'' بیاد: حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی رحمہ اللہ (تلمیذ ورفیق خاص حضرت مدنیؒ) کے علاوہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ اور مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہم پر سوانحی مضامین شائع ہوئے۔ نیز حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سوانحی مضامین کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوا۔ ''سوئے حجاز'' نامی ایک سفرنامہ کئی اقساط میں شائع ہوا۔ ''کچھ دیر حدیث کے ساتھ'' نامی سلسلہ کا آغاز ہوا۔ اور ''مجالس نعمانی'' کی ابتدا بھی اسی جلد سے ہوئی۔

غیر سوانحی اہم مضامین میں ''حب رسول اور اس کے تقاضے'' از: انس نعمانی، ''ایران کا خونی انقلاب''، از: طلحہ صفدری، ''ٹی وی چینل اور حضرت امام اہل سنتؒ'' از: حمزہ احسانی اور ''دیوبندی بریلوی اختلاف اور حضرت شہید اسلامؒ'' از: محمد زبیر سعیدی، شامل ہیں۔

اس دوران جناب عمار خان ناصر صاحب کی گمراہی اور عم مکرم جناب مولانا زاہدالراشدی صاحب مدظلہ کی طرف سے ان کی پشت پناہی کے متعلق بھی بیسیوں مضامین شائع ہوئے۔ جن میں ''امام اہل سنت اور فکری اصلاح وتربیت'' از: حضرۃ مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ ''قادیانیوں کا معاشرتی بائیکاٹ کیوں؟''

از: عدیل عمران، ''مکتوب بنام عمار خان'' از: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، ''مولانا زاہد الراشدی سے طالب علمانہ سوالات'' از: مولانا مفتی عبد القوی، ''مشاہدات بجواب شواہدات'' از: مولانا احسن خدامی، ''ارباب الشریعہ کی خدمت میں'' از: حافظ محمد اسامہ مکی، ''قضیہ مولانا زاہد الراشدی صاحب'' از: مولانا عبد الرحیم چاریاری صاحب مدظلہ، خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ بالخصوص موخر الذکر ۳ رمضامین میں مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی۔ جو اس سلسلہ میں صحیح صورتحال جاننے اور سمجھنے میں مدومعاون ہیں۔

اسی جلد کا شمارہ نمبر ۳۸ (اپریل ۲۰۱۴) بھی جناب عمار خان ناصر صاحب اور مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کے حوالے سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، جس میں الشریعہ اور عمار خان صاحب کے بارے میں اکابر اہل سنت کے فیصلۂ بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ اس کی وجوہات کا تذکرہ اور پس منظر بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس جلد کے مختلف شماروں پر موصول ہونے والے تبصروں میں بعض پیش خدمت ہیں:

السلام علیکم مجلّہ صفدر ہر ماہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اس دفعہ (نومبر ۲۰۱۴) کے شمارہ میں حافظ اسامہ مکی صاحب، مولانا عبد الرحیم صاحب چاریاری اور مولانا احسن خدامی صاحب نے فتنہ ''ناصریت'' اور مولانا زاہد الراشدی صاحب کی طرف سے اس کی حمایت ودفاع کو خوب کھول کر بیان کیا ہے۔ اللہ پاک جزائے خیر نصیب فرمائے۔ بندہ تمام برادرانِ اہل سنت سے گزارش کرے گا کہ اس فتنہ کے خدوخال سمجھنے کے لیے مندرجہ بالا تینوں حضرات کے مضامین کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

برادرم مولانا حمزہ احسانی نے ''عقیدہ حیات النبی'' سے متعلق جو وضاحت تحریر فرمائی ہے، اس کے آخری کلمات اگرچہ مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کے بارے میں ہیں، لیکن اس سے قبل شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کا تذکرہ ہے، اس لیے یہ وضاحت ضرور ہونی چاہیے تھی کہ حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ، بحمد اللہ اہل حق میں سے تھے اور حیات النبی کے قائل تھے۔

مجموعی اعتبار سے شمارہ بہت پسند آیا۔ والسلام......حافظ محمد عدیل عمران، لاہور

مدیران مجلّہ صفدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ ناچیز مجلّہ ''صفدر'' کا مستقل قاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کم عرصہ میں مجلّہ ''صفدر'' کو مؤقر دیوبندی رسائل کی صف میں کھڑا ہونے کا شرف بخشا ہے۔ مجلّہ کا یہ بھی اعزاز ہے کہ اس نے بہت کم عرصہ میں بہت سے خاص نمبرات شائع کیے، جس میں شیخ المشائخ نمبر، شیخ الحدیث نمبر، علامہ حیدری شہید نمبر اور دین پوری شہید نمبر خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

مجلّہ صفدر کی دیگر رسائل سے ہٹ کر منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ دورِ حاضر کے فتنوں کی نشاندہی اور ان کے تعاقب میں بھی پیش پیش ہے۔ ''مجلّہ صفدر'' کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہونا ایک لازمی امر

ہے، حق کہنے والوں کو مشکل حالات کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اللہ پاک ہمت سے نوازے۔ آمین

مدیر صفدر مولانا حمزہ احسانی نے پہلے شمارے میں لکھا تھا کہ: ''مجلّہ صفدر مسلکِ دیوبند بالخصوص **شیخ العرب والعجم** حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے افکار و نظریات کا ''بے باک'' ترجمان ہے۔ اگر خدانخواستہ کبھی اکابر کے راستہ سے ہٹنے کی نوبت آئی تو اس روز مجلّہ بند کر دیا جائے گا۔'' اُن کی یہ بات اسلافِ دیوبند پر اُن کے بھرپور اعتماد کی بڑی مضبوط دلیل ہے۔ الحمد للہ وہ تا حال اپنے وعدہ پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلّہ صفدر کو استقامت نصیب فرمائے۔ آئندہ بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر دینی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام......محمد عدیل عمران، لاہور......۳/محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

خاندانِ صفدر کے لیے تو دل سے دعائیں نکلتی ہیں، حتی کہ عمار کے لیے تو غلاف کعبہ پکڑ کر ہدایت کی دعائیں مانگی ہیں۔ اللہ قبول کرے، آمین۔ ہم خود بہت محتاج ہیں۔ ہمارے لیے خصوصی دعا فرمایا کریں۔

آپ ماشاء اللہ جوانی میں ہی حق کی اشاعت کے لیے کوشاں ہیں۔ یہی تو قبولیت کی نشانی ہے۔

''هنيئا هنيئا لكم ياحمزة وأحسن!!'' والسلام......(مولانا) محمد اسلم، ڈیرہ اسماعیل خان

''صفدر'' موصول ہو گیا ہے، صفدر تو حقیقی معنوں میں صفدر (باطل کی صفوں کو چیرنے والا) ثابت ہو رہا ہے۔ اسامہ مکی کے نام کا اشتباہ ہوا لیکن تامل سے دُور ہو گیا۔ دیوبندی حلقہ عمار خان (صاحب) کے فکری انحراف اور اہل سنت کے علمی مسلمات سے تجاوز پر متفق اللسان ہے، اس کے باوجود (مولانا) راشدی صاحب کی طرف سے اُسے سہارا فراہم کرنا اور اُس سہارے کو اسامہ مدنی اور (مولانا) محمد فیاض خان (سواتی) صاحب جیسے دیوبندیت کے مدعی حضرات کا بیساکھیاں دینا نہ صرف نا قابل فہم ہے بلکہ سخت تعجب انگیز ہے۔ (مولانا مفتی عبد القوی، لاہور)

السلام علیکم آپ کا رسالہ بہت شوق سے پڑھتا ہوں، پہلے میں بھی الشریعہ والوں کی فکر سے کافی متأثر تھا، مگر آپ کے رسالے کے مطالعے سے حقیقت واضح ہوئی اور اپنے اکابر کے طرزِ عمل سے ان حضرات کا ہٹا ہوا ہونا سمجھ میں آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس وقت درحقیقت مودودیت کی طرف جا رہا تھا۔ ان حضرات کا سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ اپنے اکابر کی بات ہی کا حق پر ہونا ضروری نہیں، بلکہ گمراہ فرقوں کی کتابوں کا بھی مطالعہ کر کے ان میں بھی جو بات درست ہو اسے قبول کرنا چاہیے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ تمام اکابر کی متفقہ بات کو ٹھکرانے کے لیے تو یہ تیار ہیں، مگر جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب ان کے نزدیک گویا غلطی سے بالکل معصوم اور مبرا ہیں۔ ان کی کوئی بھی غلطی یہ تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ شواہدات والوں نے پوری بحث میں ان کی (غلط باتوں میں سے) ایک بات کو

بھی غلط تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ تاویل درتاویل کے ذریعے ہر ہر بات کو ٹھیک ہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات اکابر کی حیثیت ختم کر کے ان کا مقام خود حاصل کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو قبول فرمائیں۔(واجد حسین،جہلم)

شمارہ ۴۲ دیکھا تو عمار خان ناصر صاحب کی گمراہی کی بنیادی وجہ اور حقیقت کھلی۔ ہمارے ناقص خیال میں مولانا زاہد الراشدی صاحب اپنے فرزند کی طرف سے کچھ زیادہ ہی حُسن ظن میں مبتلا ہیں، کیونکہ مولانا زاہد الراشدی صاحب کو خود تو انگریزی آتی نہیں، اور اہل باطل کی کتب کے مطالعہ کی فرصت بھی شاید اُنھیں نہیں۔اُن کا بیٹا مغربی قلمکاروں اور باطل فرقوں کے مضامین سرقہ کر کے اپنی طرف سے پیش کرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ میرے بیٹے کی تحقیق ہے۔حالانکہ وہ سب سرقہ ہوتا ہے۔ تازہ ثبوت یہ ہے کہ الشریعہ کی اشاعت خاص میں عمار خان ناصر (صاحب) نے دیوبندی بریلوی اختلاف پر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کی تحریر پیش کر کے اپنا مطلب کشید کرنے کی کوشش کی ہے، وہ تحریر خود اُن کی تلاش کردہ نہیں، بلکہ وہ انہوں نے مشہور غیر مقلد زبیر علی زئی کی کتاب ''امین اوکاڑوی کا تعاقب'' [ص:۱۲] سے لی ہے۔یہ اور اس قسم کی دیگر عبارات واعتراضات جن سے اہل باطل، اہل حق پر اعتراضات کرتے ہیں، یہ لوگ اہل باطل کی کتب سے سرقہ کر کے اپنی تحقیق کے نام پہ پیش کر کے عوام کو مغالطہ دیتے ہیں۔اعاذنا اللہ منہ (مولانا عمران شاہد، جامعۃ الرشید کراچی)

مولانا احسن خدامی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج شریف؟

پاکستان کے بڑے اداروں کے دس کے قریب مجلّات دیکھتا ہوں، لیکن مجلّہ صفدر کا کوئی مقابلہ نہیں، کیونکہ صفدر نے جہاں حنفیت کا دفاع کیا، وہاں دیوبندیت کے مشن کو بھی چار چاند لگائے۔ حقیقت ہے کہ مسلک کے لحاظ سے پاک وہند میں اس سے بہتر رسالہ ہماری نظر سے اب تک نہیں گزرا۔اللہ تعالیٰ خاندانِ صفدر یہ اور اس رسالے کے منتظمین کو اور بھی اخلاص عطا فرمائیں۔(آمین)

والسلام......ثناء اللہ صفدر، چمن، بلوچستان

محترم مولانا احسن خدامی صاحب! السلام علیکم!

مجلّہ ''صفدر'' کے چند شمارے نظر سے گزرے، بہت مسرت ہوئی کہ مصلحت اور بے جا جانبداری کے اس دور میں بھی یہ تمام تر مخالفتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حق وصداقت کا علم بلند کیے ہوئے ہے۔ باطل نظریات کا تعاقب بلاخوف لامۃ لائم جاری رکھے ہوئے ہے۔ بلا شک وشبہ مجلّہ ہٰذا اِمام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے کاز اور مشن کا سچا اور حقیقی علمبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے۔اور اسی طرح محنت اور جانفشانی سے حق وصداقت کے چراغ کو جلائے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین والسلام......محمد عبداللہ فاروقی [مانسہرہ]

حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو فرمایا: ''ایک ہی رسالے کا انتظار کرتا ہوں، وہ ہے صفدر۔'' الحمدللہ آپ کے لیے بہت سعادت کی بات ہے کہ آپ کا رسالہ بزرگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔اللہ پاک مزید قبولت سے نوازے۔آمین (مولانا عبدالرحیم،فیصل آباد)

برادرِعزیز مولانا احسن خدامی صاحب حفظہ اللہ ورعاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ایمان کامل ودائم ہمیں اور آپ کو نصیب فرمائے۔(آمین)

آپ نے ''فتنہ غامدیہ'' کے جدید ایڈیشن ''فتنہ ناصریہ'' کے متعلق جو کتب ورسائل بھیجے ہیں وہ مل گئے ہیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ یہ کافی خطرناک فتنہ ہے اور اس کے مقاصدِ سیئہ میں سے ایک ''لفظی بحثوں'' میں اہل علم اور اہلِ عمل کو اُلجھانا ہے۔آپ ان کے خلاف محنت کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائیں۔والسلام...... (حضرت مولانا) محمد مسعود ازہر (مدظلہم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین۔

برادرِ محترم مولانا احسن خدامی صاحب نے ''مجلّہ صفدر'' کے بارے میں احقر سے فرمائش کی کہ اپنے تاثرات لکھ بھیجوں۔ بندہ ناچیز صحافت کے میدان سے ناآشنا ہے، اس لیے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سپردِ قلم کررہا ہوں۔امید ہے قارئین لفظی بے ادبی اور بے ترتیبی سے صرفِ نظر فرمائیں گے۔

محترم احسن صاحب چند ماہ سے باقاعدگی سے مجلّہ صفدر بھیج رہے ہیں، جس پر سب سے پہلے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کسی بھی دینی مجلّہ کی کامیابی کے لیے چند چیزیں ضروری ہوتی ہیں [۱] ایک یہ کہ اس کا اجراء کسی اہم اور ضروری مقصد کے لیے ہو [۲] دوسرا یہ کہ اس مقصد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا جائے۔[۳] تیسرا یہ کہ اس کے لیے شبانہ روز محنت کی جائے۔[۴] چوتھا یہ کہ اخلاقی دائرے میں رہتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔ ''مجلّہ صفدر'' میں ماشاء اللہ یہ چاروں چیزیں پائی جاتی ہیں۔

اس کا بنیادی مقصد حق کی ترجمانی ہے، یعنی عقائد ونظریات علماء دیوبند جو قرآن وسنت کی روشنی میں سو فیصد حق پر مبنی ہیں، جن کے امین امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ اور وکیل صحابہ قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام تھے اور اب بھی ہیں۔ ''مجلّہ صفدر'' انہی عقائد ونظریات کا پرچار کرتا ہے۔اور ان کے

خلاف عقائد ونظریات کا اپنے پرائے کا لحاظ کیے بغیر سنجیدگی سے مدلل رد کرتا ہے۔رسالہ کی کامیابی کے لیے محنت خود رسالے ہی سے ظاہر ہے۔اور ہر شمارہ اپنے مقصد میں کامیاب نظر آتا ہے۔

آخر میں علماء،طلباء اور عوام الناس سے گزارش ہے کہ اس رسالے سے ضرور استفادہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔مولانا احسن خدامی،مولانا حمزہ احسانی اور دیگر محنت کرنے والوں کو مزید ہمت اور اخلاص نصیب فرما کر ان کے لیے اس کو ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

(حضرت مولانا نوراشرف مدظلہم،استاذ الحدیث: جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام،جہلم)

اسامہ مکی صاحب کا مضمون بہت پسند آیا۔بات خوب اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے۔......نیز اہل تشیع سے متعلق ارباب الشریعہ کا طرز دیکھ کر اندازہ ہوا کہ الشریعہ والوں کو روافض سے بُغض بالکل نہیں۔ حالانکہ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت ہمارے ایمان کا حصہ ہے،ایسے ہی اُن کے دشمنوں سے بُغض وعداوت بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دے۔آمین

(محمد عمر فاروق،چکوال)

صفدر شمارہ ۴۲ میں وفاق المدارس اور مولانا زاہدالراشدی صاحب کی خط وکتابت پڑھی۔اس سے ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔عوام الناس کو یہ بات معلوم ہی نہیں کہ اس سے قبل بھی وفاق المدارس کے فورم پر یہ مسئلہ اٹھایا جا چکا ہے۔اِن خطوط کی اشاعت کے بعد سمجھ آئی کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ورنہ ہم تو یہی سوچ رہے تھے کہ جب مولانا زاہدالراشدی صاحب کہہ رہے ہیں کہ: ''مجھے وضاحت کا موقع دیا جائے،میری بات سنی جائے،پھر جو فیصلہ ہو میں ماننے کے لیے تیار ہوں۔'' تو علماء کرام اُن کے اِس مطالبے کو کیوں تسلیم نہیں کر رہے۔اب علم ہوا کہ مولانا زاہدالراشدی صاحب کو بارہا موقع دے کر بلایا گیا،لیکن وہ آئے نہیں۔(پروفیسر عبدالغفور،گجرات)

صفدر اگست کا شمارہ پڑھ رہا ہوں۔مولانا ابوالحسن بھٹی کا مضمون ''مسند ابوحنیفہ کی ایک حدیث اور اس کی تشریح''بہت پسند آیا۔حدیث کی بہت آسان اور سلیس تشریح کی ہے۔سمجھانے کا انداز بہت اچھا ہے۔حافظ اسامہ مکی صاحب کا مضمون شاندار اور گرفت خوب مضبوط ہے۔اور احسن بھائی کا مضمون ''الشریعہ کی اشاعت خاص پر ایک نظر''بہت زبردست مضمون ہے۔(نیاز گل،سندھ)

حافظ اسامہ مکی صاحب کا مضمون پسند آیا۔اس انداز وطرز کے مضامین بھی ہونے چاہییں۔

(حافظ محمد عدیل عمران،لاہور)

دین پوری نمبر:

اس جلد کا دوسرا شمارہ حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری شہید رحمہ اللہ [نائب رئیس: دارالافتاء بنوری ٹاؤن] کی یاد میں خصوصی شمارہ بنام ''دین پوری نمبر'' تھا۔ پونے سات سو صفحات پر مشتمل اِس خاص نمبر کی ''مکمل فہرست'' شمارہ نمبر ۳۵ر میں شائع کی گئی۔ اِس خصوصی نمبر سے متعلق افتتاحی کلمات درجِ ذیل ہیں:

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امابعد! ہماری جامعہ کے شہیدوں کے قافلے میں ہمارے مفتی محمد عبدالمجید دین پوری شہید رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، انہوں نے خاموشی وسادگی کے ساتھ دین کی عظیم خدمت انجام دی، جس کا صحیح ادراک بہت کم لوگوں کو ہوگا، مگر آپ کی شہادت کے بعد جو عظیم خلا پیدا ہوا ہے، اس سے آپ کی خدمات اور شخصیت کی وسعتوں کا اندازہ ہو رہا ہے۔

آپ کی خدمات اور شخصیت کے مختلف گوشوں کو منظر عام پر لانے کا سلسلہ آپ کی شہادت سے تاحال جاری ہے، اسی سلسلہ قیّمہ کی ایک کڑی ''مجلّہ صفدر'' کی یہ کاوش بھی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے حضرت مفتی صاحب شہید رحمہ اللہ پر لکھے گئے مضامین کے عناوین وفہرست دیکھی جو لائق تبریک، قابلِ تحسین وتشجیع ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گراں قدر کوشش کو قبول فرمائے اور حضرت مفتی صاحب شہید رحمہ اللہ کے صلبی وروحانی پسماندگان کو ان کی خدمات وحسنات کا تسلسل برقرار رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

فقط، والسلام......عبدالرزاق اسکندر......مہتمم: جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

۲۶/۱۱/۱۴۳۴ھ......۳/۱۰/۲۰۱۳ء

خاص نمبرات اپنا خاص مزاج رکھتے ہیں، رسائل وجرائد نے اسے رواج اور شہرت دی ہے، اس کی نشوونما کی ہے اور پروان چڑھایا ہے۔ یہ مختلف موضوعات پر نکالے جاتے ہیں، ادبی رسائل ادب اور ادیبوں پر، سائنسی جرائد سائنس اور سائنسدانوں پر اور مذہبی پرچے مذہبی شخصیات پر نمبر نکالتے ہیں۔ ماضی قریب میں مذہبی رسائل نے بڑے وقیع اور مفید نمبر نکالے ہیں، جن میں ''بینات'' کا ''محدث العصر'' نمبر، ''البلاغ'' کا ''مفتی اعظم'' نمبر اور ''الرشید'' کا ''دارالعلوم نمبر'' قابل ذکر ہیں۔ مجلّہ ''صفدر'' نے اس روایت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ دو قدم آگے بڑھایا ہے، یہ رسالہ بہت کم عرصے میں اور اپنے عہد آغاز میں تیسرا خاص نمبر شائع کر رہا ہے، اس طرح اس رسالے نے موقر رسائل کی صف میں جگہ بنالی ہے۔ (حضرت مولانا مفتی شعیب عالم مدظلہم، مفتی: بنوری ٹاؤن، کراچی)

دین پوری نمبر احباب کے ہاتھوں میں پہنچ چکنے کے بعد بندہ نے چیدہ چیدہ احباب کو یہ میسج کیا:

''دین پوری نمبر کی ترتیب، مضامین ومواد، کاغذ، پرنٹنگ، ٹائٹل، جلد بندی، استر (ٹائٹل کے اندر والا پہلا اور آخری ورق)، تصاویر اور قیمت پر الگ الگ بے لاگ تبصرہ فرمائیں، اگرچہ مختصر ہو۔''

اس کے جواب میں اور بعض دیگر اکابر واحباب کی طرف سے موصول ہونے والے تبصرے پیش خدمت ہیں۔

☆......ماشاء اللہ! حضرت دین پوریؒ نمبر قابل دید بھی، قابلِ داد بھی۔ حضرت استاذ جیؒ کی یاد تازہ ہوگئی۔ جزاک اللہ۔ محمد سفیان بلند، دارالافتاء، جامعہ دارالہدیٰ، کراچی

☆......السلام علیکم، حمزہ بھائی! مجلّہ ''صفدر'' کا دین پوری نمبر ملا، ماشاء اللہ بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ محمد اکرام حقانی، از: دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، کے پی کے۔

☆......سلام مسنون، کچھ دن پہلے دین پوری نمبر پر نظر پڑی، پھر قیمت کو دیکھا، پھر آج کے دور کو دیکھا، مختلف زاویوں پہ دماغ گھمایا، اشاعتوں پہ اشاعتیں، أللهم زد فزد، دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محمد عمر فاروق چار یاری، چکوال

☆......دین پوری نمبر کے ٹائٹل پر جو کلمہ لکھا ہوا ہے، اس میں کتابت کی غلطی ہے، دھیان سے پڑھیں گے تو سمجھ آجائے گی، وہ یہ کہ ''محمد'' میں دو زبریں ڈلی ہوئی ہیں، جبکہ دو پیش آتے ہیں۔ طلحہ صفدری

☆......دین پوری نمبر کی ترتیب میں موضوع کے اعتبار سے مضامین تقسیم کیے جاتے اور چھپے ہوئے (طبع شدہ) مضامین کا الگ سے عنوان قائم کرنے کی بجائے نئے مضامین کے ساتھ ہی لگا کر ہر مضمون کے آخر میں اس کا حوالہ دیا جاتا تو اچھا ہوتا۔

مضامین بہت عمدہ ہیں، تکرار کی وجہ سے جو کانٹ چھانٹ ہوئی، وہ اچھا کیا، لیکن اس کی وجہ سے بعض جگہوں کا ربط متأثر ہوا، ان جگہوں میں اگر کانٹ چھانٹ کے بعد ربط کے لیے ایک آدھ جملہ بڑھا یا گھٹا کر ربط پیدا کر دیا جاتا تو اچھا ہوتا۔ کاغذ، قیمت کے اعتبار سے بہت مناسب ہے، پرنٹنگ بھی اچھی ہے۔

......ٹائٹل اور بیک ٹائٹل اور جلد بندی بھی اچھی ہے۔

...... پہلا استر تو خوبصورت لگ رہا ہے، مگر آخر والا کسی ڈیزائنر سے بنوانا چاہیے تھا۔

......تصاویر بے حد عمدہ ہیں، اور قیمت کا تو کہنا ہی کیا! جو نہیں لینے والے تھے وہ بھی خرید رہے ہیں، اس سب کے باوجود آپ کا ذوق تازہ اور محنت لائق تحسین ہے۔

اردو ادب کے اعتبار سے مضامین میں خاص طور پر مفتی ابولبابہ شاہ منصور، مفتی شعیب عالم، مفتی سیّد عدنان کاکاخیل، مولانا محمد اسمٰعیل ریحان، مفتی عبدالمنعم فائز، مولانا محمد شفیع چترالی کے مضامین اچھے ہیں، مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی کا بھی عمدہ ہے اور مولانا محمد عثمان غنی کا بہت اچھا ہے۔

(مولانا سید محمد زین العابدین، مدرس: مدرسہ امام ابویوسف، کراچی)

☆......حضرت! آج ہی یہ خصوصی نمبر ملا ہے، اور آج ہی تین باب پڑھ چکا ہوں، چھوڑنے کو دل تو نہیں کررہا، مگر صبح پھر اٹھانہیں جائے گا۔ ویسے کاوش اچھی ہے، ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا۔......ٹائٹل اور ڈیزائن تو مجھے بھی بہت پسند آیا اور عمر بھائی کو بھی، جبکہ مجھے سائز تھوڑا چھوٹا لگ رہا ہے،، اگر سائز بڑا ہوجاتا تو صفحات کچھ کم ہوجاتے۔......استر تو مجھے بہت پسند آیا ہے، جبکہ ٹائٹل کا بیک جو ہے اگر اس میں کتب کے تبصرہ کے علاوہ حضرت کے ملفوظات میں سے کوئی چھاپ دیتے تو زیادہ بہتر رہتا۔......مضامین کی ترتیب بھی ٹھیک ہے، بس اگر حضرت جیؒ (مفتی صاحب شہید) کے رشحات قلم آخر میں الگ سے ہوتے، تو میرے ناقص خیال میں وہ زیادہ بہتر رہتا۔ اور قیمت تو ہم غریبوں کے لیے بہت مناسب ہے اور کاغذ بھی ٹھیک ہے۔ حافظ شمس الدین خان طلحہ صفدری

☆......خاص نمبر دیکھا، بہت پسند آیا، آپ اور مفتی شعیب عالم صاحب بمع معاونین لائق صد تہنیت وتبریک اور ہم اس سعیِ مشکور پر آپ سب کے ممنون ہیں۔ مولانا عزیر محمود بن حضرت دین پوری شہیدؒ

☆......حمزہ بھائی! آپ کے رسالے کا خاص نمبر ملا، بہت ہی پیارا ہے۔ ماشاء اللہ۔ خاص طور پر اخباری تراشے تو بہت ہی اچھے لگے۔ اس سے پہلے ایسا انداز کسی اور رسالے میں نہیں دیکھا۔ اسی طرح ''صفدر'' کے سابقہ شماروں کے عکس بھی بہت بھلے لگ رہے تھے۔ مولانا محمد ندیم انور، بہاول پور

☆......السلام علیکم آج صبح خاص نمبر موصول ہوا، بہت ہی شاندار اور توقع سے بڑھ کر خوبصورت ہے۔ اخباری تراشے، رنگین تصاویر، حسنِ ترتیب اور ٹائٹل کا ڈیزائن ورنگ وغیرہ سب کچھ بہت ہی خوب ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کر مضامین، واقعات وملفوظات، بیانات ومقالات، خطوط اور سوانحی خاکہ سبھی کچھ اِس میں آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے۔ اور ہم سب کو حضرت مفتی صاحب شہید رحمہ اللہ کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین۔ بہت بہت مبارک باد! از: محمد اسامہ مجاہد دین پوری

ماہنامہ **بینات** کراچی، ازقلم: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہم

زیرِ تبصرہ کتاب دارالافتاء جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے نائب رئیس حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوری شہید نوراللہ مرقدہٗ کے حالات، واقعات، مضامین، مقالات، مکتوبات، ملفوظات کے علاوہ آپ کے اعزہ واقارب کے مضامین وتاثرات، محبین کے اظہارِ عقیدت اور شعراء کرام کے نذرانہ ہائے عقیدت پر مشتمل ہے۔ مرتب نے اس کو دس ابواب پر تقسیم کیا ہے:

باب اول: آغازِ سخن (فہرست، کلماتِ تبریک، پیامِ صفدر، پیش لفظ، کلماتِ تشکر، عرضِ خادم)

باب دوم: تاثرات وتعزیتی پیغامات (اکابر واحباب ومتعلقین کے تاثرات اور تعزیتی شذرے)

باب سوم: سوانح: (خاندان، ولادتِ باسعادت، تعلیم وتربیت، درس وتدریس، افتاء وتحقیق، رحلت،

تدفین، سوانحی خاکہ ماہ وسال کے آئینہ میں، تواریخ وفات)
باب چہارم: ہمارے مفتی صاحب رحمہ اللہ (اعزہ واقارب کے مضامین وتاثرات، وابستہ یادیں)
باب پنجم: مقالات ومضامین (رفقاء، احباب، تلامذہ، معتقدین، محبین کا اظہارِ عقیدت)
باب ششم: رشحاتِ قلم (مختلف کتب پر تقاریظ وافتتاحیے، فتاویٰ جات، مضامین ومقالات، مکتوبات)
باب ہفتم: متفرقات (اندازِ تدریس، ملفوظات، اقوال کی صداقت، طلباء سے خطاب، آخری سبق)
باب ہشتم: دیگر اخبار وجرائد کے مضامین (دیگر رسائل وجرائد میں شائع شدہ مقالات ومضامین)
باب نہم: منظوم خراجِ عقیدت (شعراء کرام کا نذرانۂ عقیدت)
باب دہم: آئینۂ تحاریر وتصاویر (حضرت شہیدؒ کے ہاتھ مبارک کی چند تحاریر کے عکس اور یادگار تصاویر)

اس خاص نمبر کے بارہ میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس وشیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزّاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ''کلماتِ تبریک'' کے عنوان سے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ حرفِ آخر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوری شہید نور اللہ مرقدہٗ کے اس خصوصی نمبر کو شرفِ قبولیت بخشے، اس کے مرتب، نظر ثانی کرنے والے اور اس کے جملہ معاونین کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ (ماہنامہ بینات جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ، مئی ۲۰۱۴ء)

ماہنامہ ''**لولاک**'' ملتان، از قلم: مولانا اللہ وسایا مدظلہم

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید صاحب دین پوریؒ متبحر عالم دین، نامور مفتی اور ماہر مدرس تھے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب رئیس دار الافتاء تھے۔ حال ہی میں انہیں کراچی میں شہید کر دیا گیا۔ آپ کی شخصیت پر اتنا جلدی اور جامع نمبر شائع کرنے پر مرتب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس ضخیم نمبر کو دس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر باب اپنے اندر معلومات کا دریا لیے ہوئے ہے۔ حق تعالیٰ اِن دوستوں کو اسی طرح مثبت کوششوں کی توفیق نصیب فرمائیں۔ [مارچ ۲۰۱۴ء]

روزنامہ ''**اسلام**'' کراچی......از قلم: غلام مصطفیٰ اعوان

......مذکورہ بالا سطور ہرگز ہرگز اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں، البتہ ان اشارات کی تفصیل جاننے کے لیے اور مفتی صاحب شہیدؒ کی حیاتِ جاودانی کے مختلف گوشوں پر مفصل معلومات کے لیے آپ کو یہ خوشخبری دیتے چلیں کہ شہادت کا ایک برس پورا ہونے پر ایک عظیم تحفہ متعلقین کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے اور وہ ہے مولانا حمزہ احسانی (حفید امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور نواسہ قائد اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ) کی ادارت میں نکلنے والے مجلّہ صفدر کا حضرت شہیدؒ پر عظیم وضخیم ''دین پوری نمبر''، جو مفتی شعیب عالم (استاذ ومفتی جامعہ بنوری ٹاؤن) کی نگرانی میں تیار کیا گیا ہے، اس خاص نمبر کی اشاعت کا مقصدِ اوّلیں فقیہ وقت مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ کی زندگی کے گوشوں کو سامنے لا کر

عبرت وموعظت، تذکرہ ونصیحت اوران اکابر کے نقش قدم کی اتباع پر اُبھارتا ہے، اللہ تعالیٰ جمیع شہداء کے درجات بلند فرمائے اورہمیں ان کے نقش قدم کی حقیقی پیروی نصیب فرمائے۔آمین

[روزنامہ اسلام کراچی، جھلمل صفحہ،۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۴ء]

محترم قارئین! مجلّہ ''صفدر'' کی چار جلدوں کا ایک خاکہ آپ کے سامنے پیش کردیا ہے، مزید تفصیل ''مکمل فہرست'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔آخر میں ہم اپنے قارئین سے ایک بار پھر گزارش کرتے ہیں کہ مجلّہ ''صفدر'' اگر اپنے وعدہ سے ہٹتا ہوا دکھائی دے، اپنے اسلاف کے نقش قدم کو ترک کرتا ہوا محسوس ہو تو ضرور بالضرور آگاہ فرمائیں۔اور اگر یہ اپنے وعدہ پر قائم اور بزرگانِ دیوبند کے راستے پر چل رہا ہے تو اس کے بارہ میں اپنی حقیقی آراء سے مطلع فرمائیں۔جزاکم اللہ أحسن الجزاء

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر مضبوطی سے قائم ودائم رکھے اور اپنے دین کی مخلصانہ خدمت کے لیے قبول فرمالے۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ ☆☆☆☆

مجلّہ صفدر کی چار سالہ فہرست

شمارہ ......۱ (اگست ۲۰۱۰ء)

شمارہ ۲

طبع نہیں ہوسکا۔

شمارہ ......۳ (نومبر ۲۰۱۰ء)

شمارہ ......٤ (جون ۲۰۱۱ء)

شمارہ...... ۵ (جولائی ۲۰۱۱ء)

شمارہ...... ۹ (نومبر ۲۰۱۱ء)

شمارہ...... ۱۰ (دسمبر ۲۰۱۱ء)

شمارہ...... ۱۸/۱۷ (جولائی/اگست ۲۰۱۲ء)

......گوشۂ خاص (۱)......

شمارہ...... ۲۵/۲۴/۲۳/۲۲ (دسمبر ۲۰۱۲ء تا مارچ ۲۰۱۳ء)

شمارہ...... ۲۶ (اپریل ۲۰۱۳ء)

شمارہ...... ۲۷ (مئی ۲۰۱۳ء)

شمارہ ......۲۸ (جون ۲۰۱۳ء)

شمارہ...... ۳۲ (اکتوبر ۲۰۱۳ء)

شمارہ...... ۳۳ (نومبر ۲۰۱۳ء)

شمارہ...... ۳۴(دسمبر ۲۰۱۳ء)

شمارہ...... ۳۵(جنوری ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ۳۶(فروری ۲۰۱۴ء)

شمارہ ۳۷ (مارچ ۲۰۱۴ء)

شمارہ ......۳۸ (اپریل ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ۳۹ (مئی ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ۴۰(جون ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ۴۱(جولائی ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ۴۲ (اگست ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ۴۳ (ستمبر ۲۰۱۴ء)

شمارہ...... ٤٤(اکتوبر ۲۰۱۴ء)

گوشۂ خاص: بیاد مولانا اصلح الحسینیؒ

شمارہ...... ٤٥(نومبر ۲۰۱۴ء)

توجہ فرمائیے!

مجلّہ صفدر کے درج ذیل شمارے ختم ہو چکے ہیں۔

......شمارہ نمبرا۔ شیخ المشائخ نمبر (بیاد: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ)

......شمارہ ۳۔ خصوصی اشاعت......نظریہ پاکستان اور ایاز امیر۔ مولفہ: مولانا عبدالحق خان بشیر

......اور شمارہ نمبر ۶۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۸/۱۷۔۳۱۔۳۲۔۳۵

مذکورہ بالا شماروں کے علاوہ باقی شمارے دستیاب ہیں۔ ☆☆☆☆



فکری تضادات
یادگار مناظرہ
محمد امین صفدر اوکاڑوی
مناظرہ حیات الانبیاء
مولانا جمیل الرحمن عباسی
ادارہ اشاعۃ الخیر ملتان
حیات النبی کی خوشبوئیں
انجم نیازی
میری امی جان حفصہ
انجم نیازی
صدیقہ کائنات
انجم نیازی
ادارہ اشاعۃ الخیر ملتان
وہ پروانے محمد کے
مولانا جمیل الرحمن عباسی
عمار خان کا نیا اسلام
اور اس کی سرکوبی
عقیدت کے پھول
مولانا جمیل الرحمن عباسی
ادارہ اشاعۃ الخیر ملتان
گلستانِ عقیدت
اثر جونپوری
حسین یادیں
نثار معاویہ
روشن ہیں سب ستارے
رسالت مآب کے
انجم نیازی
تسکین الصدور
ہفت اولیاء